فہرست مضامین رسالہ مزارع جالندھر بابت ماہ اگست وستمبر ۱۹۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُزارع

تخم تازہ در دل خود کاشتیم
سبز گرداند خدا ایں دانہ را

مزارع زراعت کرنے والے کا نام ہے۔ لفظ مُزارع عربی تلفظ مزرعہ سے ماخذ ہے مُزرعہ عربی زبان میں زمین کو کہتے ہیں۔ زمین کو جوتنے اور بونے والے کا نام مُزارع ہے مزارع ڈائرکٹر آف زراعت کو بھی کہتے ہیں۔ ڈاکٹر کی تعریف ہے کہ وہ مریض کے مزاج اور حالات مرض کے موافق علاج کرتا ہے۔ ایسا ہی مزارع کا فرض بھی ہونا چاہیے کہ وہ زمین کے اقسام اور حالات موسم اور اُن کے تغیرات کے موافق حالات مرض سے باخبر ہوکر پیداوار اراضی کی ترقی میں کوشش کرے +

اِس وقت ہندوستان جیسے زراعتی مُلک میں جسقدر زراعتی کتب کی کمی ہے اور کسی علوم کی کتابوں کی کمی نہیں ہے۔ فی الحقیقت ہندوستان جیسے زراعتی مُلک کو جدید علم زراعت کی کتابوں اور رسالوں سے مالا مال ہو جانا چاہیئے اور اس دورِ جدید میں جبکہ اصلاحات جدیدہ کے عطایا کا اعلان شاہی ہو چکا ہے اور عنقریب پنچایت بل کونسل میں پاس ہونیوالا ہے۔ اسی لیئے ضرورت ہے کہ زمیندارانِ پنجاب بھی اِس دورِ ترقی میں زرعی ترقیات کی امتیازی منازل طے فرما کر شاہراہ ترقی پر گام زن ہوں +

اِس وقت ہماری مہربان گورنمنٹ پنجاب نے جو کچھ کہ مراعات اہل پنجاب کو بہ بعید فن زراعت کی توسیع اور اشاعت کے لیئے عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ وہ کچھ کم منفعت بخش نہیں ہیں۔ مختلف جگہ زراعتی کالج اور فارم قایم ہو گئے ہیں۔ جہاں طلباء کو

جدید فن زراعت کی بہترین تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اُن کو جدید طریق زراعت کے موافق علم کاشتکاری سکھلایا جاتا ہے۔ نیز عام زمینداران پنجاب کے استفادہ کے لیئے بہترین تجربات زراعت عملی طریق پر کیئے جاتے ہیں۔ عمدہ اقسام کے بیج سرکاری محکمہ زراعت کی طرف سے زمینداران ملک کو بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ جس سے زمینداران پنجاب نے زرعی ترقیات میں خاص کامیابیاں حاصل کرلی ہیں ؎

زمانہ ہے ترقی کا ترقی کیجیئے حاصل
حصولِ مدعا کیواسطے ہمت ہے اک جوہر

زرعی ترقیات کے اعتبار سے پنجاب کا درجہ تمام صوبہ جات سے افضل ترین ہے۔ مگر آجتک صوبہ پنجاب میں کوئی ایسا باتصویر زرعی رسالہ اُردو میں شائع نہیں ہوتا۔ کہ جس میں کامیاب زراعتی بنکوں اور سرکاری فارموں کے تجربات زراعت شائع ہوتے ہوں۔ پس اس کمی کو پورا کرنے کی غرض سے رسالہ مزارع کا اجراء متصور ہے۔ امید ہے کہ شائقین کرام اور معزز زمینداران پنجاب نیز ممبران زمینداران بنک اور زمیندارہ فارم ہا زراعت اس رسالہ کی سرپرستی فرماکر اس رسالہ میں اپنے اپنے کامیاب زرعی تجربات برائے اشاعت رسالہ ارسال فرماکر مشکور فرمائیں گے۔ یہ رسالہ بالخصوص پٹواریاں پنجاب کے ذریعہ اپنے مشن توسیع جدید فن زراعت میں امداد لیگا۔ اور ان کو عوضانہ دیگا۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جس جگہ زراعت علمی اصولوں کے زیر تحت کی جاتی ہے وہاں ہر اک قسم کے کاروبار میں فروغ آجاتا ہے اور جہاں اس سے بیخبری برتی جاتی ہے وہاں ہر اک میں ابتری دکھلائی دیتی ہے۔ لیکن اب کارپردازان رسالہ مزارع خدا کے صادق فضل وکرم کے یقینی بھروسہ پر عام زمینداران پنجاب اور بالخصوص ممبران انجمنہائے امداد منجملہ پٹواریاں گرداوران پنجاب کے لیئے عام فہم مضامین کے ذریعہ منفعت رساں فصلوں میوہ دار درختوں اور مختلف اقسام کی سبزیوں ترکاریوں کا طریق کاشت اور پیداوار کو زیادہ نفع کی جگہ پر فروخت کرنے کے اسباب مہیا کیا کریگا۔ جس سے تمام سرکاری

ملازم پٹواری لوگ دیہات میں جدید فن زراعت کی توسیع ایک مختصر سے عوضانہ پر کرسکینگے

ہم اس خبر کو نہایت مسرت سے عرض کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ کہ خاص جالندھر شہر میں بھی گورنمنٹ پنجاب کے تازہ ترین احسان کے ذریعہ ایک وسیع پیمانہ پر زراعتی فارم کھل گیا ہے۔ اس لیئے رسالہ مزارع کے لیئے بھی جدید تجربات زراعت کے مضامین کا بہم پہنچانا آسان ہوگیا ہے۔ سچ پوچھو تو یہ ایک بہترین ذریعہ مل گیا ہے۔ لیکن گورداسپور فارم اور لائل پور کالج کے زرعی تجربات کا رسالہ مزارع کی اشاعت میں خاص طور پر اہتمام کیا جائیگا۔ چنانچہ اس دفعہ ایک مضمون جناب مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت گورداسپور فارم کا شائع کیا گیا ہے۔ جو قابل دید ہے +

رسالہ مزارع میں اُن بہترین تجربات زراعت کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا کہ جس کے ذریعہ ایک مختصر قطعہ آراضی سے نہایت کفایت کے ساتھ اقل مدت میں ایک کثیر مقدار اجناس پیدا کی جاسکیں۔ اور زمین کی قوت بھی کم نہ ہو۔ اگر علمی اصولوں کے موافق زراعت کی جائے تو مزارع کو کسی صورت میں بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا پس رسالہ مزارع پنجاب میں جدید تجربات زراعت کی اشاعت کا واحد مدعی ہوگا۔ اور انشاء اللہ العزیز اس کی صادق کوششیں پنجاب کی زرعی ترقیات میں ایک خصوصی امتیاز پیدا کردیں گی +

احصل اس علمی زراعت کا وہ طریقۂ زراعت متصور ہے۔ کہ جس کی بنا بلحاظ کیفیت زمین اور موسم کے تجربات عملی پر ہو۔ خواہ تجربات ذاتی ہوں یا سماعی +

علم فلاحت۔ دراصل اُس کامیاب زراعت کا نام ہے۔ کہ جس کی بنا عقل پر ہو۔ اور اُس کی تصدیق اور توسیع تجربات سے کیجائے +

اصطلاح میں فنِ زراعت کے معنی زمین کو کاشت کرکے اور اُس کی پیداوار سے فائدہ اٹھانیکا نام زراعت ہے۔ بطریق اقسام اس علم کی تین قسمیں ہیں +

اوّل۔ جنگل لگانے کا کام +

دویم۔ اجناس پیدا کرنا +

سوئم - فن باغبانی +

فن باغبانی کی بھی تین اقسام ہیں:-

اوّل - وہ جس سے پھول اور دیگر نباتات کا تعلق ہو +

دوئم - وہ جس سے اقسام اثمار کی پیداوار مقصود ہو +

سوئم - وہ جس کے ذریعہ باورچی خانہ کے مصرف کی چیزیں تیار ہوں +

پس اس جدید علم زراعت کی ماہیت کا جاننا اور اس پر عمل کرنا ہر اک ہندوستانی مزارع کا فرض اوّلین ہے۔ اور یہی مقصد لیکر مزارع گھر سے نکلا ہے۔ قدردانی آپ پر موقوف ہے۔ زمینداران پنجاب کو خوش ہونا چاہیئے کہ ان کی خوش قسمتی سے زمینداران پنجاب کے اعلیٰ ہر دلعزیز رعایا پرور گورنر پنجاب حضور ہز ایکسلنسی سر ایڈورڈ ڈگلس میکلیگن بہادر دام اقبالہ ہیں۔ کہ جن کی ذات زمینداران پنجاب کی ترقیات کی بیحد شائق ہے۔ اور آپ ہر ممکن وسائل سے زمینداران پنجاب کی فلاح اور بہبود کے لیئے کوشاں رہتے ہیں۔ آپ کا دلی شوق ہے کہ پنجاب میں زراعت کو علمی وسائل سے ترقی ہو۔ نیز وزیر زراعت عالیجناب آنریبل لالہ ہرکشن لعل صاحب۔ وزیر زراعت و آنریبل میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیم ہیں جنکے وسیع تجربات زمینداران پنجاب کی ترقیات میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں عالیجناب سی۔ اے۔ ایچ ٹاونسنڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر پنجاب و عالیجناب ایچ کلورٹ صاحب بہادر رجسٹرار کواپریٹو کریڈیٹ سوسائٹیز پنجاب لاہور کا زمینداران پنجاب کو خاص طور پر مشکور ہونا چاہیئے۔ کہ جن کی توجہات عالیہ سے زمینداران پنجاب بھی اب پستی کے گڑھوں سے ابھر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم اسی رسالہ میں جناب ایچ کلورٹ صاحب بہادر رجسٹرار کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹیز پنجاب لاہور کا ایک خاص مضمون کہ جسکا مختصر خلاصہ باعنوان (پنجاب بمقابلہ دیگر ممالک کے مفلس کیوں ہے) ترجمہ کرکے ناظرین مزارع کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ زمینداران پنجاب کو بذریعہ مزارع معلوم ہو جاوے۔ کہ ملک کا دانشمند طبقہ ان کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے۔ اور ان مفید

خیالات سے فائدہ حاصل کرنیکا کیا طریقہ ہے +

پنجاب میں جدید زرعی تعلیم کے دور کی ابتداء جون ۱۷ء میں جبکہ آل انڈیا زرعی کانفرنس کی بنیاد شملہ میں رکھی گئی تھی۔ بعدازیں اِس کانفرنس نے ایک مکمل سکیم تیار کرکے گورنمنٹ پنجاب میں پیش کی تھی جسپر گورنمنٹ پنجاب نے زرعی کانفرنس کی سفارشوں کے موافق منظوری دیکر گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اُس صیغہ کے لیئے مالی امداد کے متعلق رپورٹ پیش کی جسپر گورنمنٹ ہند نے زمینداران ہند کی بہبودی اور فلاح کے لیئے ایک کثیر رقم چار لاکھ انہتر ہزار روپیہ (۴۶۹۰۰۰) کی منظوری کہ جسکی ادائیگی امپیریل ریوینو سے ہوگی عطا فرمائی۔ جس سے اب اس فن میں ہر اک قسم کی ترقیات پیدا ہوتی ممکنات سے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ پنجاب بھی پنجابی زمینداروں کو بمقابلہ دیگر صوبہ جات کے زمینداروں کے ان کو شاہ راہ ترقی پر گامزن دیکھیگی۔

ملکی ترقی کا دارومدار صنعت وحرفت تجارت اور زراعت پر موقوف ہے۔ لیکن زراعت پر جمہور کا اتفاق کلی ہے۔ جیسا کہ کسی انگریز دانشمند کا قول ہے۔ کہ "زراعت ملکی عروج کی بنیاد ہے۔ اور دنیا کے نہایت شریف اور معززترین پیشوں میں سے ایک پیشہ ہے۔" ایسا ہی ایک فارسی شاعر نے زراعت کی فلاسفی کو اس طرح سے بیان کیا ہے۔ کہ خدائی خزانے زمین میں چھپے ہوئے ہیں۔ جو کوئی کوشش کرے۔ اُسن کو نکالے اور امیر بن جائے اور یہی شعر مزارع کا طغرائے امتیاز ہے جو پیشانی رسالہ پر کندہ ہے ۵

خزانہ ہائے خدا در زمیں نہان ہستند
ہر آں کہ کرد سعی یافت گنج منعم شد

احقر ناصر ایڈیٹر رسالہ مزارع
جالندھر

جدید فنِ زراعت کے مفید اور مُسلّمہ

ہفت اُصُول

ہے اک نگار خانۂ حیرت یہ کام بھی	جس کی نظر پڑی وہی حیران رہ گیا

جیسا کہ قدرت کاملہ نے نظام عالم کی قائمی اور استواری کے لیے سبعہ سیارہ کو قائم کیا ہے اسی طرح سے جدید فن زراعت کی تصریح اور تقویم کے لیئے یہ ہفت اصول زراعت بھی ایڈیٹر مزارع نے ارباب بصیرت اور زمینداران پنجاب کی خدمت میں پیش کیے ہیں یقین ہے کہ آپ اس اہم کام میں عملی کوششیں فرمانے کے لیئے پورے طور پر آمادہ اور مستعد ہو جائیں گے جس طرح قدرت کاملہ نے زمین کو درختوں کے نشو نما کی ایک خاص صلاحیت یا طاقت عطا فرمائی ہے اسی طرح درختان بھی اپنی پرورش کے وقت اس طاقت الہیہ کو زمین سے جذب کرتے رہتے ہیں۔ اسی واسطے ہر فصل کے بعد زمین کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے *

اگر دیر تک ایک زمین میں اجناس کاشت کی جاویں۔ اور زمین کی گم شدہ طاقت کو جدید طریقہ پر کھاد لگا کر یا کسی اور وسائل سے پورا نہ کیا جاوے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد زمین بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور کاشت کرنے سے وافر پیداوار نہیں دیتی۔ کمزور اراضیات کی اصلاح بنجر اور غیر آباد رقبہ جات کی آبادی مزارع کے ان منتخبہ ہفت اصولوں کے ذریعہ کامیاب ثابت ہوگی بشرطیکہ ناظرین رسالہ مزارع عملی طور پر تجاویز مادرہ کی آزمائش فرمائیں ؎

حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک ہے	یا شمع انجمن ہے پھولوں کے اس چمن میں

ہندوستان جیسے وسیع اور شاداب زرعی ملک میں پیداواروں کو بڑھانے کی ہم

بہت بڑی گنجائش باقی ہے۔ہمارے ان موضوعہ ہفت اصول زراعت کے زیر تحت اجناس کاشت کرانے سے زمینداران پنجاب اپنی اپنی زرعی پیداواروں کو دوچند بلکہ چہار چند بڑھا سکتے ہیں اور لاکھوں آدمیوں کی زائد خوراک پیدا کرسکتے ہیں۔کیونکہ ہندوستان میں ابھی بکثرت غیر آباد آراضیات واقعہ ہیں۔جن کو آباد کراکر کروڑہا مردمان کی خوراک پیدا کیجاسکتی ہے۔بشرطیکہ اہل دول اس طرف متوجہ ہوں ؛

مسٹر اسی۔او۔ہیوم نے جو ایک مسلمہ ماہر زراعت تھے۔قدیم اور جدید فن زراعت کا مقابلہ کرتے ہوئے اس طرح پر رائے زنی فرمائی ہے:۔

"ایک کھیت میں جسکو اصول فن زراعت کے مطابق کاشت نہیں کیا جاتا۔ نومن غلہ فی ایکڑ پیدا ہوتا ہے۔اور اگر اُس رقبہ کو جدید اصول زراعت کے موافق کھاد لگاکر اور عمدہ قلبہ رانی کرکے کاشت کیا جاوے۔تو ساڑھے ستائیس۲۷½ من غلہ فی ایکڑ پیدا ہوسکتا ہے" ؛

اگر ہمارے ہندوستانی زمیندار جدید فن زراعت کے موافق کاشتکاری کریں اور فقط ایک بشل غلہ فی ایکڑ جو تیرہ ۱۳ سیر پختہ کے قریب ہوتا ہے۔زیادہ پیدا کرسکیں تو ۲۲ کروڑ دیگر باشندگان ملک کی زائد خوراک پیدا کرسکتے ہیں ؛

اب انشاءاللہ رسالہ مزارع زمینداران پنجاب کی زرعی ترقیات کو دوبالا کرنے کی کوششیں معزز زمینداران پنجاب کی امداد اور سرپرستی افسران زراعت کی مہربانیوں کے بھروسہ پر انجام دیا کریگا۔گر اپنی مدد آپ کرنے کے اصول کا زیادہ شایق رہیگا جیسا کہ کسی اوستاد نے اس شعر میں کہ جو طغرائے امتیاز رسالہ مزارع ہے۔تحریر فرمایا ہے۔کہ "اگر زندگی کی ضروریات زمینداری سے حاصل ہوسکیں۔تو عقلمندوں کے نزدیک پادشاہ اور امیر کی خدمت سے بہتر ہیں" ؎

وجہ کفاف اگر بکف آید ز دہقنت
نزد خرد ز خدمت شاہ و امیر بہ

پس جناب آپ جدید فن زراعت کے ان مفید اور مسلمہ ہفت اصولوں سے ضرور

استفادہ اٹھائیں جو حسب ذیل ہیں ✦

اوّل - زمینداران پنجاب کو سب سے اوّل عمدہ بیج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیئے رسالہ مزارع کے زیر تحت ایک بیج ایجنسی قائم کی جائیگی - نیز زراعتی محکموں کے ذریعہ جو عمدہ اجناس کے بیج برائے فروخت مہیا کیئے جاتے ہوں گے اُن کی تفصیل رسالہ مزارع میں ماہانہ شائع ہوا کریگی ✦

دوئم - عمدہ کھاد کا تیار کرنا اور مناسب طریق سے زمین کو دینا

رسالہ مزارع میں مصنوعی کھادوں کے بنانے کا علم تحریر ہوگا - نیز امریکن کھاد نائٹریٹ آف سوڈا کہ جو پانچ سیر پختہ فی کنال اراضی میں بکار آمد ثابت ہوئی ہے اُسے آسان ذرائع سے بہم پہنچایا جائیگا یا دیگر مصنوعی اور قدرتی کھادوں کے بہم پہنچانیکے قواعد عرض ہوں گے - جن سے ہر ایک زمیندار فائدہ حاصل کر سکیگا ✦

سوئم " اغراضِ زراعت میں عمدہ نسل کے طاقتور مویشی حاصل کرنا "

خریداران رسالہ مزارع میں ایک ایسی ترکیب رکھی جائیگی کہ جسکے ذریعہ اُن کو ہر ماہ امدادی انعامات ملا کریں گے - چنانچہ ماہ اکتوبر سنہ [۲۱]ء کا رسالہ مزارع ایک لاکھ چھاپا جائیگا - اور دس ہزار [۲۰۰۰۰] روپیہ کے اٹھاسی [۸۸] انعامات تقسیم ہوں گے - جن میں پچیس [۲۵] اعلیٰ نسل کی شیر دار گائیں ہونگی - جو فی گائے دو سو روپیہ مالیت سے کم نہ ہوگی - خریداران رسالہ مزارع میں مفت تقسیم ہونگی - نیز پانچ ہزار روپیہ کے تریسٹھ [۶۳] انعامات بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوں گے - جن کی تفصیل کسی دوسری جگہ درج رسالہ ہذا ہے ✦

چہارم - دیگر ملکوں کی قیمتی اور عمدہ اجناس کی کاشت کرانا - رسالہ مزارع کے ذریعہ غیر ملکی اجناس کے تجربات ہو چکنے کے بعد عمدہ بیج سرکاری فارموں سے بہم پہنچانے کی کوششوں کے علاوہ کار آمد مضامین سے بھی ناظرین رسالہ کی خدمت کی جایا کریگی جیسا کہ ایک مضمون اسی رسالہ میں (جدید اجناس کی کاشت) کے عنوان سے درج ہے جس میں آلو کی کاشت کے متعلق تاریخی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں جن سے ناظرین رسالہ اس جنس کی اصلیت اور ماہیت سے ماہر ہو سکیں گے ✦

پنجم۔ اعلیٰ ذرائع آبپاشی بہم پہنچانا۔ رسالہ مزارع اپنے ناظرین میں نہایت آسان اور کم قیمت ذرائع آبپاشی کو بیان کریگا۔ چنانچہ اسی رسالہ مزارع میں ایک مضمون بعنوان (نہایت ارزاں طریقہ آبپاشی) لکھا گیا ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جاپان میں [illegible] اور [illegible] روپیہ کے اندر جدید چاہ تیار ہو کر قابل آبپاشی ہو سکتا ہے۔ یا جرمنی امریکہ کی طرح زمین سے خود بخود پانی باہر لانے کے طریقے معلوم کرنیکی کوشش کی جائیگی +

ششم۔ فصل کو مضر کیڑوں اور بیماریوں سے بچانا۔ اس امر کے متعلق بھی دفتر مزارع سے ناظرین رسالہ کی خدمت میں بہترین معلومات متعلق از محکمہ ہائے زراعت بہم پہنچائی جائیں گی۔ نیز ایڈیٹر رسالہ مزارع نے بھی جبکہ وہ ایک پنجاب سٹیٹ میں مہتمم زراعت تھا۔ ایک پوڈر ایجاد کیا تھا جسکو پانی میں بھگو کر پانی بذریعہ فوارہ درختوں پر گرانے سے تمام موذی جانور ہلاک ہو سکتے ہیں۔ نیز اس پانی سے زمین کو تغذیہ اور طاقت بھی پہنچتی ہے۔ پہلے پہل بغرض تجربہ یہ پوڈر ناظرین رسالہ میں مفت تقسیم ہوگا۔ بعدہٗ قیمت مطابق خرچ لاگت کے تجویز کی جاویگی +

ہفتم۔ عمدہ اور مفید آلات کشاورزی کا استعمال۔ مزارع اُن ہدایات کو لکھا کریگا کہ جو سرکاری محکمہ ہائے زراعت میں اعلیٰ درجہ کے آلات کشاورزی ثابت ہوئے ہیں۔ اور کن کن دیہاتی اور زمیندارہ بنکوں میں وہ آلات بغرض استعمال زمینداروں کو مفت مل سکتے ہیں۔ نیز ناظرین رسالہ مزارع کی ضروریات کے متعلق جدید آلات بنانیکی تحریک کی جائیگی۔ چنانچہ سال اول میں مندرجہ ذیل آلات پر بحث ہونی ضروری قرار دیگئی ہے۔ کہ جن کی زمینداران پنجاب کو از حد ضرورت ہے۔ اور وہ شخص ملک کا حقیقی محسن ہے۔ جو ان آلات کے بنانے میں امداد کنناں ہوگا +

اول۔ کم از کم سو روپیہ تک ایک اعلیٰ درجہ کا چاہ قابل آبپاشی بن سکے۔ جو دو چار ایکڑ زمین کو عمدہ طرح پر سیراب کر سکے +

دوئم۔ ایک عمدہ قسم کا جدید چھلہ جو کم از کم ایک دو سو بھری ہائے گندم کو ایک دو گھنٹہ میں آراستہ یعنی گاہ سکے۔ جس میں سے بذریعہ اُڑانے والی مشین کے غلہ ایک

گھنٹہ میں اڑایا جاسکے۔ آپ نے زمینداران پنجاب کی اُن تکالیف کو ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ جو غلہ اور بھوسہ کو جُدا جُدا کرنے کے متعلق کئی دنوں تک دھوپ اور گرمی میں پہلے اور دھوپ چلتے دکھلائی دیتے ہیں۔ مزارع کو زمینداران ملک کی ان تکالیف کا آسان کرنا مدنظر ہے ؞

سوئم۔ غلّہ اور بھوسہ کو جدا جدا کرنے کے متعلق گو سرکاری محکمہ ہائے زراعت میں مشینیں موجود ہیں اور واقف کار زمینداران کو بہم پہنچا کر غلہ کو اڑانے کی سخت تکالیف سے جو ہوا کے آنے کے انتظار میں چھاج ہاتھوں میں لیئے ہوا کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اور جب ہوا چلی تو گندم اُڑا لی ورنہ خاموش ہوا کا انتظار کرتے رہے پس اس تکلیف کے ازالہ کے لیئے ایک اس قسم کی کم خرچ مشین بنائی جائیگی جو عام طور پر دیہاتی بنگلوں میں۔ جسکو زمینداروں کو معنت بالکم خرچ پر بہم پہنچائی جاسکیگی جو ان کو اپنی اپنی بھری ہائے گندم کے کاٹنے اور اڑانے میں امداد دے سکے گی ؞

چہارم۔ ایک ایسی مشین بنانیکی تجویز ہے کہ جو بیس پچیس روپیہ سے زیادہ مالیت کی نہ ہو اور فوراً عمدہ کھانڈ اور چینی بنا سکے۔ اس معاملہ میں اس طریق پر غور کیا جارہا ہے کہ اول گنا سے رس نکالکر مسرلے واشکی راب بنانی چاہیئے۔ پھر راب کو جاکر کسی ایسی دباؤ دینے والی مشین کے ذریعہ سے راب میں سے شیرہ نکالکر اُسی وقت کھانڈ بنا لینی چاہیئے۔ اس طریق سے لکھوکھا روپیہ کا مال جو گڑ شکر کے ذریعہ کم قیمت پر فروخت ہورہا ہے۔ پنجاب ہی لکھوکھا روپیہ کی کھانڈ تیار ہوسکتی ہے۔ ہم انشاء اللہ رسالہ ثانی میں جسکی ایک لاکھ اشاعت ہوگی ایک ایسی مشین کا تذکرہ لکھیں گے۔ کہ جو مندرجہ بالا قیمت کی ہو۔ اور ہمارے خیال سے اب زمینداروں کے اس عظیم ترین کام میں رہنمائی کی ہے۔ علاوہ ازیں اور دیگر ایجادات زراعت کے حالات بھی تحریر ہوں گے جو عام طور پر زمینداران ملک کے لیئے مفید مطلب ثابت ہوں گی۔ نیز موجدان زراعت کا تذکرہ بھی تحریر ہوا کریگا اور ان کی ایجادات کی قدر افزائی کی جایا کریگی ؎

مجھ کو ہر ذرہ میں خورشید نظر آتا ہے
آپ بھی دیکھیے صاحب نظراں ہیں کہ نہیں

کاشتکاری جدید طریقے سے

کچھ عرصہ ہوا۔ جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سابق مشیر مال ریاست بہاولپور نے ایک مضمون بعنوان بالا تحریر فرما کر اخبار زمیندار میں شائع کرایا تھا چونکہ آپکے مشورے نہایت کارآمد اور مفید ہیں۔ علاوہ آپ ایک اعلیٰ ادیب کے مصنف ہونے کے ایک بڑے زمیندار بھی ہیں۔ اسلیئے ہم نے آنجناب کے اُس مضمون کو ناظرین رسالہ مزارع کی اصلاح اور افادہ کے لیئے اس جگہ درج کرنا ضروری خیال کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آنجناب گاہے بگاہے رسالہ مزارع کو بھی اپنی بلند خیالی کے کارآمد نکات سے مسرور فرماتے رہا کریں گے۔ اڈیٹر رسالہ مزارع تبتسًا جناب ممدوح کے اُس مضمون کو اپنے رسالہ مزارع میں درج کرتا ہے کیونکہ آپکے خیالات عالیہ کے افسران پنجاب بھی نہایت قدردان ہیں۔ جن کا اعادہ اسجگہ ضروری ہے

حضرت بالقابہ جناب مرزا صاحب کے خیالات کا ملخص

جب زمانہ بدلتا ہے۔ تو ہر رنگ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ گذشتہ زمانہ میں زمینداری اور زراعت کا کچھ اور طریقہ تھا اور اِس زمانہ میں کچھ اور صورت ہے۔ اب وہی زمینداری ترقی کریگی جو زمانہ کے ساتھ چلے ؎

سدا ایک ہی رخ نہیں ناؤ چلتی — چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

جو طریقہ کاشت پرانے زمانہ کا ہے۔ وہ اس وقت کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ایک طرف زمانہ نے ہر چیز بدل دی ہے۔ اور دوسری طرف ضروریات اور مصارف زندگی بہت بڑھ گئی ہیں۔ زمینیں دن بدن کم ہوتی جاتی ہیں۔ اس لیئے کہ کاشتکاروں کی تعداد بمقابلہ سابق روز افزوں ترقی پر ہے ؎

پچھلے دنوں میں خیال تھا کہ اُسی صورت میں زمین سے یافت اور آمدنی زیادہ ہو سکتی ہے۔ جب کسی زمیندار کے پاس زمین زیادہ ہو۔ اب یہ خیال ہے۔ کہ تھوڑی ملکیت اور تھوڑی زراعت یا کاشتکاری کی صورت میں بھی یافت اور آمدنی زیادہ ہو سکتی ہے

بشرطیکہ کسی قاعدے کے موافق محنت کی جائے۔ ایک کارکن محنتی کاشتکار جو جدید طریقے کے بموجب کاشت اور محنت کرتا ہو۔ باوجود کمی زمین کے زیادہ پیداوار اُٹھا سکتا ہو۔ زمانہ نے مندرجہ ذیل صورتوں میں زمینداری کا رنگ بدل دیا ہے:-

(ا) بلحاظ محنت ؛

(ب) بلحاظ قاعدہ محنت ؛

(ج) بلحاظ تجارتی اجناس ؛

(د) بلحاظ اجناس کی مانگ کے ؛

(ھ) بلحاظ نرخ ؛

(و) بلحاظ وسائل زمینداری ؛

(ز) بلحاظ مطالبہ سرکاری ؛

پہلے دنوں میں جو ملازم روپیہ دو روپیہ ماہوار تنخواہ اور کھانے پر ملتا تھا۔ اب وہ دس روپیہ کو بھی ملنا مشکل ہے۔ جو کھاد دیہات میں کوئی دیہات میں پوچھتا بھی نہیں تھا۔ اب اُس پر بیسیوں جھگڑے ہوتے ہیں۔ جو اجناس زمانہ گذشتہ میں کوئی قیمت نہیں رکھتی تھیں۔ اب اُن کی مانگ پر مانگ ہے۔ پہلے ارزانی زمینداروں کو دباؤ میں رکھتی تھی۔ اب گرانی ہر ایک کو زمینداری کی جانب رفتہ رفتہ لائی جاتی ہے۔ پہلے وسائل محدود تھے۔ اب گورنمنٹ کی توجہات اور امن و امان کی برکتوں کی وجہ سے ایک وسیع پیمانہ پر دستیاب ہو رہے ہیں۔ پہلے مطالبوں میں ترقی تھی۔ اب باعتبار نرخ اور بلحاظ اجناس کی مانگ کے ان میں بھی بیشی ہو رہی ہے ؛

یہ تمام امور اس بات کا پیش خیمہ ہیں۔ کہ زمانہ جدید رنگ میں زمینداری کو چلانا چاہتا ہے اب یہ سوال ہوگا۔ کہ کیا پنجاب کے زمیندار اس جدید رنگ میں رنگے جا رہے ہیں! جہانتک میرا تجربہ ہے۔ بالکل نہیں اگر فرق بھی آیا ہے۔ تو بہت ہی کم۔ گورنمنٹ کبھی کبھی اِس طرف توجہ کرتی ہے۔ جو شکریہ کے قابل ہے۔ لیکن جب تک خود زمیندار اس طرف بدل متوجہ نہیں ہونگے کچھ نہ ہوسکیگا ؛

کیا سوائے اس بات کے کہ خود مہربان گورنمنٹ نے نمونہ کے واسطے کبھی کوئی ایسی جدید جنس ڈسٹرکٹ بورڈوں یا زمیندارہ بنکوں میں دی ہو۔ خود بخود بھی ہمارے زمینداروں نے اجناس کا انتخاب کیا ہے۔ سچ پوچھو تو اس طرف توجہ ہی نہیں۔ رات دن محنت کر کے بیل کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ زمانہ جو فائدہ کی صورتیں پیش کر رہا ہے وہ مد نظر نہیں کی جاتیں

پنجاب کے مختلف زرخیز اضلاع میں ایسی مجلسیں قائم ہونی چاہئیں۔ جن کا یہ کام ہو کہ وہ اپنے حلقہ کی مقامی ضروریات اور حیثیت اراضی و سرمایہ کے مطابق جدید تجاویز سے کام لیں۔ زمینداروں کو متوجہ کریں کہ جدید رنگ میں اس طور پر کام چلایا جا سکتا ہے۔ ذیلداروں۔ سفید پوشوں۔ کرسی نشینوں۔ درباریوں اور نمبرداران دیہات کے ذریعہ زمینداروں کو فوائد پہنچانے کی کوشش کرنی ضروری ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی بابت کمیٹی ہائے ڈسٹرکٹ بورڈز میں وقت پر اطلاع دیا کریں۔ تاکہ مجلس ڈسٹرکٹ بورڈ عملی رنگ میں اس طرف متوجہ ہوں۔ گورنمنٹ حتی الامکان ان امور میں خوشی اور کشادہ دلی سے امداد دے رہی ہے۔ جس وجہ سے وہ خاص شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن خود زمیندار جب تک متوجہ نہ ہوں گے۔ تب تک کامیابی کی امید نہیں کی جا سکتی +

کچھ ضرورت نہیں کہ زمیندار زراعتی کالجوں میں سب کے سب داخل ہو کر ان جدید امور سے آگاہی حاصل کریں کیونکہ زراعتی کالجوں میں تو نئی نسل کی پود داخل ہو کر گورنمنٹ کی مہربانی سے ماہر ہوگی۔ ضرورت ہے۔ کہ پنجاب کے اعلیٰ زمیندار۔ حلقہ وار اپنے اپنے طور پر چند ہوشیار سمجھدار پڑھے لکھے زمینداروں کو منتخب کریں۔ کہ وہ ملک کے اور حصوں میں جا کر فائدہ مند طریق کاشت اور مفید اجناس سے آگاہی حاصل کریں۔ اور اپنے حلقوں میں آ کر ان نئے طریقوں کو رواج دیں۔ چونکہ زمینداروں میں تعلیم کی بہت کمی ہے۔ اس واسطے یہ خیال کیا جائیگا۔ کہ اس قسم کی تجویزوں کا ان میں جاری ہونا مشکل ہے بے شک مشکل ہے۔ لیکن آخر کوشش اور محنت و اتفاق بھی تو کوئی چیز ہے۔ جب تک یہ بے ہمتی رہے گی۔ تب تک کوئی مفید صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس

امن وامان کے زمانہ میں اگر پنجاب کے زمینداروں نے کچھ نہ کیا۔ تو معلوم نہیں اور کس زمانہ میں انہیں ہوش آئیگا +

دُنیا میں اور بالخصوص اس زمانہ میں سوائے اپنی محنت اور اپنی مدد آپکے کامیابی موہوم ہے۔ زمیندار اُٹھیں اور مفید تجربوں کے حاصل کرنے میں آج تھک محنت سے لگ جائیں +

سُلطان احمد

ناظرین مزارع کیلیئے دلچسپ زراعتی معلومات

دُنیا میں فصل گندم کی کٹائی سال بھر برابر جاری رہتی ہے

ماہ جنوری میں آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ چلی۔ ارجنٹائن و ریپلک +

فروری۔ مارچ۔ مصر۔ بالڈی۔ اور بعض حصص ہندوستان +

اپریل۔۔ ہندوستان۔ مصر۔ برین۔ شام۔ جزیرہ۔ صنوبر۔ ایران۔ ایشیائے کوچک میکسیکو۔ کیوبہ +

مئی۔ الجیریا۔ ترکستان۔ ماورالنہر۔ چین۔ جاپان۔ مراکو +

جون۔ کیلیفورنیا۔ ممالک متحدہ امریکہ۔ جیارجیا۔ ٹرکی۔ یونان۔ اٹلی۔ سپین۔ پرتگال۔ فرانس جنوبی +

جولائی۔ نیویارک۔ شمالی حصص ممالک متحدہ امریکہ۔ کناڈا بالائی۔ رومانیا۔ بلگیریا۔ آسٹریا۔ ہنگری۔ جنوبی روس۔ جنوبی۔ سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ جنوبی۔ اگست۔ کینیڈا۔ زیرین۔ کولمبیا۔ بیلجیم۔ ہالینڈ۔ برطانیہ۔ ڈنمارک۔ پرلینڈ۔ وسطی روس۔ ستمبر اکتوبر۔ اسکاٹ لینڈ۔ سویڈن۔ ناروے۔ شمالی روس وغیرہ

نومبر۔ پیرو۔ جنوبی افریقہ۔ دسمبر۔ برہما +

سائنٹیفک طریق کاشت

رسالہ ایگریکلچرل انڈیا مراد آباد بابت ماہ جنوری ۲۱ء میں ہمارا ایک مضمون بعنوان "صوبہ پنجاب کی
زراعتی خصوصیات" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ اس رسالہ میں ایک مضمون "سائنٹیفک طریق کاشت"
کے عنوان سے لالہ سلامت رائے صاحب ایل۔ اے۔ جی انچارج ایگریکلچرل ایجوکیشن سنٹر جالندھر شہر کا
شائع ہوا ہے۔ گو ہمیں لالہ صاحب موصوف سے تاحال شرف ملاقات حاصل نہیں ہوا۔ مگر آپ کے مضمون نے
ہمیں آپ کا دلدادہ و شیدا بنا لیا ہے۔ جالندھر شہر کی سکونت کے انس جتنی اتنا نے جو مزارع کو اور آپ کو
حاصل ہے ایک خاص دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ ہم لالہ صاحب موصوف سے جو ایگریکلچرل ایجوکیشن جالندھر
میں کام فرما رہے ہیں ملتمس ہیں کہ آپ اپنے اعلیٰ خیالات زراعت سے جو سائنٹیفک طریق کاشت کے
زیر تحت ظاہر ہوئے ہوں انہیں بغرض اشاعت رسالہ ہذا ارسال فرما کر کارپردازان رسالہ کو مشکور
فرماتے رہا کریں۔ ایڈیٹر۔

خیالات جناب لالہ سلامت رائے صاحب

ہندوستان کی آبادی باوجود مختلف آفات سماوی کے جو وقتاً فوقتاً قحط و وبا کی صورت
میں نمودار ہوتی رہتی ہیں پھر بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ غیر ملکی ضروریات کے علاوہ
ہمارے اپنے خرچ میں روزمرہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ گرانی کے اسباب میں
یہ بھی ایک بڑا سبب ہے۔ کہ پیدائش خرچ کا مقابلہ نہیں کر رہی۔ پیداوار کی افزائش
کا سوال ہمارے ملک کی طرح دیگر ممالک میں بھی زور سے پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن اس
سوال کے حل کرنے میں انہوں نے سائنس سے کافی امداد لی ہے۔ جہاں زندگی کے
دوسرے صیغوں میں انہوں نے سائنس کے ذریعہ کافی ترقی کی ہے۔ وہاں زراعت
میں بھی اس کے استعمال سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی تک
ہمارے بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ سائنٹیفک طریق کاشت سے کیا مراد ہے اور

اس کا میدان کہاں تک وسیع ہے۔ اس لیئے میں آج صرف اس مضمون پر بحث کرونگا +
ہمارے کاشتکار وہی پرانے ہل اور بونے اور کاٹنے اور آبپاشی کے وہی پرانے
ذرائع بلا کسی قسم کی سائینس کی امداد کے استعمال کر رہے ہیں۔ اور انہیں پتہ نہیں ہے
کہ سائینس نے زراعت کے میدان میں کس حد تک حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور کر رہی ہے
تھوڑی دیر کے لیئے مقابلہ کے طور پر امریکہ کے طریق کاشت کا ہندوستان کے طریق
کاشت کے ساتھ مقابلہ کرنے سے علمی طریق کاشت کی ٹھیک طور پر سمجھ آجائیگی +

امریکہ کا ایک رسالہ اس مضمون پر لکھتا ہے۔ کہ امریکہ کی ساری بہبودی اور خوشحالی امریکہ
کے فارم ہیں۔ اور امریکن کسان موجودہ تہذیب کی نئی پیداوار ہیں پہلے تو وہ محض زندہ
رہنے کے لیئے کام کرتے تھے لیکن اب وہ اپنی زمین کو ایک بڑی فیکٹری کے طور پر استعمال
کرتے ہیں۔ اگلے وقت کا ایک مفلس کسان اب اعلیٰ تعلیم یافتہ سائینس اور دستکاری کے
ہنر سے مسلح کپتان کو اپنی جگہ دے رہا ہے۔ نبض پر ہاتھ رکھ کر ایک۔ دو۔ تین۔ چار تک
گنو جسقدر وقفہ نبض کی ان چار حرکات گننے میں صرف ہوتا ہے۔ اس قدر وقت کی آمدنی
امریکہ کے کاشتکار کی ایک ہزار ڈالر ہے۔ جب ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ امریکن کاشتکار
ستاسی دن کام کر کے سٹینڈرڈ آئل (   ) کا کارخانہ خرید
سکتا ہے۔ اور ۱۵ دن کام کر کے دنیا کی تمام کیمبرج اور سٹیل کی صنعت کو خرید سکتا ہے
تو اس وقت ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ امریکہ کی ایک فصل بلجیم کی سلطنت
خرید سکتی ہے۔ دو فصلیں اٹلی۔ تین فصلیں آسٹریا اور ہنگری کو خرید سکتی ہیں۔ اور پانچ
فصلیں تو روس کی سلطنت کا معاوضہ نقدی کی صورت میں ادا کر سکتی ہیں سارا امریکہ
کا ہر ایک فارم اسوقت ایک بڑی فیکٹری کے مشابہ ہے۔ جہاں ایک آدمی پانچ
اور آدمیوں کی مدد سے کام کرتا ہے۔ کام کا ۴/۵ حصہ مشینری کے ذریعہ ہوتا ہے۔
اور یہی وجہ ہے۔ کہ دنیا کی ۱/۴ حصہ گندم ۱/۲ حصہ کپاس ۳/۴ حصہ دیگر غلہ صرف امریکہ
ہی پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ دنیا کی ساری آبادی کا صرف چھ فیصدی ہے۔ امریکن
کاشتکار کو گندم کے ایک ایکڑ میں کام کرنے کے لیئے جہاں پہلے اکاسٹھ گھنٹے

صرف ہوتے تھے۔ اب مشینری کے ذریعہ صرف تین گھنٹہ صرف ہوتے ہیں۔ جو ایک ایکڑ کی بجائے چھیاسٹھ گھنٹہ کے ساٹھ گھنٹہ اور آلو بجائے ۱۰۹ گھنٹوں کے صرف اٹھتیس گھنٹہ لیتے ہیں۔ اِسوقت نئے کاشتکار گیس کے انجنوں کا استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ اینٹرنیشنل ہارویسٹ کمپنی نے سال گذشتہ میں پچیس ہزار سے زائد انجن تیار کئے۔ لیکن پھر بھی ضرورت پوری نہ ہو سکی۔ یہ انجن اب آئندہ الکوہل سے چلا کرینگے۔ جوکہ امریکن کاشت، کار ایپ آلوؤں سے نہایت سستے طریق سے پیدا کر سکیگا۔ جب الکوہل سے کام بخوبی ہونے لگ جائیگا۔ تو امریکن کاشتکار اپنی ضروریات کے دائرے میں بہت حد تک مکمل ہوجائیگا۔ کیونکہ وہ خود ہی انجن کی باور پیدا کرے گا ؛

علمی طریق کاشت کا کام صرف میشینری تک ہی ختم نہیں ہوجاتا۔ کیمیکل مینورز (کیمیاوی کھادیں) اور ان کا استعمال۔ فصلوں کا ادل بدل کردینا۔ خوراک کے قابل استعمال نئے پودوں کی کاشت کا شروع کرنا۔ نئے ریشے دار پودوں کی کاشت کو وسعت دینا۔ زمین کی طاقت کو قائم رکھنے کے علمی طریقے۔ زمینوں کا اعلیٰ طریق پر انتظام کرنا۔ فصلوں کو موذی اور مضر کیڑوں سے بچانا۔ غلہ کو محفوظ رکھنا۔ پھولوں اور پھلوں کو اعلیٰ طریق کاشت کے ذریعہ پیدا کرنا۔ اور اُن میں خاص لطافت کا پیدا کرنا غرضیکہ یہ سارے ایسے امورات ہیں۔ جن پر توجہ دینے سے ہمارے ملک کی دولت میں بے بہا اضافہ ہو سکتا ہے ؛؛

ہندوستان میں بھی محکمہ زراعت نے اسوقت تک بہت تسلی بخش نتائج پیدا کئے ہیں۔ ہمارے کاشتکاروں کی موجودہ حالت کے موافق نئے ترقی دادہ آلات کا استعمال ان کو عملی تعلیم دینے ڈیمانسٹریشن فارموں کا کھولنا۔ پنجاب میں امریکن کپاس کی ترقی۔ سن کی سبز کھاد کا استعمال نیز دھان کی علمی طریق کاشت جن سے لاکھوں روپیوں کی بچت صرف بیج کی کفایت ہی سے ہوگئی ہے۔ پوسہ کی گندم نمبر ۴ و نمبر ۱۲ وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ سائنس کا ہی استعمال ہے۔ ہندوستان میں اسوقت

تک مزدوری کے سستے ہونے کی وجہ سے مشینری کے استعمال کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن یہ حالت دیرپا معلوم نہیں ہوتی۔ اب حالات بہت جلد تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور مزدوری میں دن بدن نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارا مقابلہ اسوقت ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ہے۔ اس لیئے ہمیں صنعت وحرفت کی اس جدوجہد میں جو کہ ہمیں مالا مال کرنے والی ہے۔ پورا حصہ لینا چاہیئے۔ اور ملک کی سب سے بڑی صنعت یعنی زراعت پر پوری توجہ دینی چاہیئے۔ ملک میں زراعتی تعلیم دینے کے لیئے کافی میدان پیدا کیا جائے جہانکہ علمی اور عملی تعلیم کا ساتھ ساتھ انتظام ہو۔ ترقی یافتہ ممالک نے اب بجلی سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ ہلوں کا چلانا۔ بیج کا بونا۔ کھاد ڈالنا۔ فصلوں کو کاٹنا وغیرہ کل کام بجلی کے ذریعہ ہو سکیں۔ بہر حال زراعت کے میدان میں سائنس ایک عجیب وغریب انقلاب پیدا کریگی۔ اور اسوقت موجودہ طریق کاشت میں جو دقتیں ہم محسوس کرتے ہیں۔ ان کو پوری طرح سے حل کریگی۔ سوال صرف یہ رہ جاتا ہے۔ کہ آیا ہمارا ملک دنیا کی اس تگ ودو میں جسپر ملک کی ساری آئندہ خوشحالی کا دارومدار ہے۔ کسقدر حصہ لینا ہے؟

سلامت سرائے

رباعی

ہرچند ہو لاکھ مال و دولت والے — سب کے سردار ہیں زراعت والے
مخلوق کا رزق ہو اُنہیں کے ہاتھوں — ضامن ہیں فلاح کے فلاحت والے

سرکاری زرعی فارموں کے کام

کام وہ کام جس کام سے ہو نام بلند　　نام وہ نام کہ جس نام سے ہو کام بلند

سرکاری فارموں پر جو کچھ کہ زرعی کام جدید فن زراعت کے موافق ہو رہا ہے۔ اُسے ایک اعلیٰ ماہر زراعت نے کہ جن کا نام نامی زمیندران پنجاب میں نہایت عزت سے لیا جا رہا ہے۔ ایک مضمون اِس بارہ میں کچھ عرصہ ہوا شائع فرمایا تھا "جو کام سرکاری فارموں پر ہو رہا ہے۔ وہ کس طرح عام لوگوں کے نوٹس میں لایا جا سکتا ہے" عالیجناب مولوی فتح الدین صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت پنجاب گورداسپور پنجاب کے اُن نامور ماہرین زراعت میں سے ہیں۔ کہ جنکی قابلانہ زرعی معلومات ہمارے پنجابی زمینداروں کے لیئے اکسیر ہدایت ثابت ہو رہی ہیں۔ اور آپ کی تحریر کا ایک موثر رنگ ہے۔ اِس لیئے ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ آئندہ کے لیئے بھی جناب ناظرین رسالہ مزارع کو اپنی زرعی معلومات سے استفادہ پہنچانیکی عزت عطا فرماتے رہیں گے۔ زیادہ حد ادب۔ نیاز مند ایڈیٹر رسالہ مزارع جالندھر +

خلاصہ خیالات جناب مولوی صاحب بالقابہ

کاشت کے عمدہ طریقے جو سرکاری زراعتی فارموں پر نہایت اچھے اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اِس طرح عام لوگوں تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔ کہ نمائیشی فارم ایسی ایسی جگہوں میں کھولے جائیں۔ جہاں کے لیئے وہ عمل جو لوگوں کو دکھانے اور سکھانے منظور ہیں۔ موزوں ہوں۔ اِس قسم کے فارم کا موقعہ ایسا ہو کہ وہ مرکز میں واقعہ ہوں کہ جہاں چاروں طرف سے لوگ آسانی سے آ سکیں۔ اور یہ فارم شاہراہ کے نزدیک ہوں خواہ لوگوں کو کتنا ہی سمجھایا جاوے۔ اور لکچر دیئے جاویں۔ مگر اُن کو ہرگز اسقدر فائدہ نہ ہوگا۔ جتنا کہ اِس بات سے کہ کسانوں کے کھیتوں کے پاس ہی کوئی فصل کاشت کی جاوے جو اِن کی فصل سے اچھی بھی ہو۔ اور اِن کو اس میں فائدہ بھی زیادہ ہو +

ہوشیارپور اور جالندھر کے ضلعوں میں جو نمائشی فارم قائم کیئے گئے ہیں اُنہوں نے

تھوڑے سے عرصہ میں بڑا مفید کام کیا ہے۔ ہمارے پڑوسیوں نے خوب سمجھ لیا۔ کہ جو پیڑ ہم نے تیار کیا ہے۔ وہ واقعی ان سے اچھا ہے۔ موضع چوٹالہ میں ایک قطعہ زمین جس میں کہ ہر ایک قسم کا گھاس پھوس اگا ہوا تھا۔ اور زمین بنجر پڑی تھی اس کو ہم نے گنک کی کاشت کے لیئے تیار کیا تھا۔ اس میں راجہ ہل سے ہل چلایا گیا۔ اور گھاس ہیرو سے نکالی گئی۔ زمیندار دیکھ کر حیران ہو گئے تھے۔ کہ کسقدر کم محنت اور خرچ سے یہ زمین قابل زراعت ہو گئی ہے۔ اب سب کی یہ آرزو ہے۔ کہ وہ بھی یہی طریقہ برتیں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی ناقابل کاشت زمین قابل کاشت ہو جاویگی۔ لیکن اگر یہ ان کو زبانی سمجھایا جاتا کہ خود ایسا کرو۔ تو وہ کبھی یقین کرتے۔ کہ یہ ممکن ہو سکیگا؟

ان فائدوں سے آس پاس کے لوگوں کو لوہے کے ہل خریدنے کا شوق ہو گیا ہے۔ یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہے۔ کہ یہ فارم کامیاب اور مفید ثابت ہوئے ہیں بلکہ لوگوں کو اسقدر شوق پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ہم ان کے لیئے کافی تعداد میں ہل مہیا نہیں کر سکتے اور مجھے یقین ہے۔ کہ جب وہ ہماری تیار کردہ فصل ان کھیتوں میں دیکھیں گے۔ تو وہ موسم گرما کی کاشت کے لیئے قلبہ رانی بڑے شوق سے شروع کر دیں گے +

کاشتکاروں کی انجمنیں اس کام کو بہتر طور پر کر سکتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان انجمنوں کے ممبر اس بات کو سمجھتے ہیں۔ کہ ایسی ہر انجمن کے ہر ایک ممبر کو کچھ نہ کچھ خاص کام حسب ہدایات محکمہ زراعت کرنا ہوگا۔ اگر وہ ہمارے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ تو اس کام میں بڑی امداد ملے گی۔ خواہ زمیندار کیسا ہی پرانے خیالات کا کیوں نہ ہو مگر وہ بھی اس طریقہ زراعت کو ضرور اختیار کریگا جس سے اس کے پڑوسی کو فائدہ ہوا ہے۔ اور اس سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے +

انہیں دونوں کی وساطت سے جدید آلات بھی رواج پا سکتے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس عملہ کافی نہیں۔ اس لیئے ہم بہت سے نمایشی فارم تو قایم نہیں کر سکتے۔ لیکن ہر ضلع میں زمیندارہ انجمن ہو سکتی ہے۔ اور اگر ممکن ہو سکے۔ تو اس انجمن کے ممبروں کو

کچھ دنوں کے واسطے جدید آلات مفت دیئے جایا کریں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے ان آلات کی نمائیش جگہ بہ جگہ کی جاوے۔ مثلاً ایسی جگہ میں جہاں دب اور دیگر گھاس بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور وہاں زمین راجہ ہل سے اور ہیرو یا دیسی ہل سے صاف کی جائے اور جیسا کہ موسم سرما میں کرنے کی تجویز ہے۔ گیہوں کو ہیرو کرنا اور اس کے نلائی کرنے کی نمائیش مختلف جگہوں میں کی جائے۔ نیز اُن اوزاروں اور دیگر زراعتی اشیاء کی نمائیش کا انتظام پنجاب کی میلہ منڈیوں میں ہونا چاہیئے۔ اِس میں تو شک نہیں ہے۔ کہ اِس کا کوئی ظاہری فائدہ تو نہیں ہوگا۔ لیکن اتنا ضرور ہوگا کہ لوگ محکمے سے واقفیت حاصل کرلیں گے۔ اور جو لوگ ان چیزوں کو دیکھیں گے۔ ان کے دلوں میں کچھ نہ کچھ اثر ضرور رہوگا۔ اور جب وہ گھر جاویں گے۔ تو اس کے متعلق کچھ نہ کچھ آپس میں ذکر ضرور کریں گے +

نئے بیجوں کا رواج دینا قدرے مشکل ہوگا۔ لیکن زراعتی انجمنیں اِس کام کو بخوبی کر سکیں گی۔ نیز ایسے بیج چند چیدہ چیدہ زمینداروں میں اکثر مقامات میں تقسیم کرنے چاہئیں اور اُن کے ساتھ یہ وعدہ کرنا چاہیئے۔ کہ اگر نقصان ہوا تو ان کو معاوضہ دیا جاویگا۔ محکمہ زراعت جو مدد ان سے ہو سکیگی دینے کو تیار ہے +

مجھے یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ محکمہ زراعتی بنک اگر ہمارے ساتھ ملکر کام کرے۔ تو زمینداروں کو کیا فائدہ ہوگا۔ جہاں جہاں بڑے بنک ہوں وہاں نمائیشی فارم قائم کیئے جاویں۔ اور جو آلات یا بیج محکمہ زراعت کے تجربے سے مفید ثابت ہوئے ہوں اور جن کو کہ وہ رواج دینا چاہیں۔ تو بنک اُن کی نسبت خوب اپنی تسلی کرکے کہ کہاں تک وہ اُن کے مفید ہیں۔ ان کا ذخیرہ رکھیں۔ اور کاشتکاروں کو آسانی سے بہم پہنچایا کریں +

زمینداروں کو چاہیئے کہ سرکاری فارموں کو آکر بھی دیکھا کریں۔ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے مگر جو لوگ سرکاری بڑے فارم دیکھنے کی غرض سے اور جو کام وہاں ہو رہا ہے۔ اِس سے کچھ سبق لینے اور اس سے مستفید ہونے کی غرض سے گورداسپور وغیرہ آویں۔ ان کو ریلوے کے کرایہ میں کچھ رعائت ہونی چاہیئے۔ اور فارم پر اُن کی رہائیش کے لیئے کچھ انتظام ہونا چاہیئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی یہ رائے ہے کہ فارم پر

سرائے ہو۔ بہت ہی مناسب ہے۔ یہ سرائے محکمہ زراعت کے متعلق ہو۔ اور ایک اسسٹنٹ کے سپرد ہو۔ جس کا فرض یہ ہو کہ جو لوگ وہاں آویں اُن کی رہائش کا انتظام کرے۔ اور صبح اُٹھ کر جو لوگ اِس سرائے میں ٹھہرے ہوں اُن کو فارم پر ساتھ لیجا کر جو کچھ وہاں ہو رہا ہو۔ وہ سب دکھائے۔ اور سب کام کی تشریح کرے۔ اور جو دیگر سوالات وہ پوچھنا چاہیں۔ اُن کا اُن کو خاطر خواہ جواب دے +

اِس بحث کے اختتام پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ایک زمیندار اخبار کے ذریعہ یہ سب کام عام لوگوں تک بہت اچھی طرح پہنچایا جاسکتا ہے۔ ایسے اخبار کی ضرورت کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ محکمہ کی طرف سے تو کوئی اخبار فی الحال جاری کرنا قبل از وقت ہوگا۔ کیونکہ ابھی ہمارے پاس مصالح کافی موجود نہیں ہے۔ لیکن ماہران محکمہ کسی مشہور زمینداری پرچہ میں اپنے مضمون بھیج سکتے ہیں + فقط

فتح الدین

"ہم بہ ادب مولوی صاحب بالقابہ اور اُن کے ماتحت عملہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو بخوشی وہ اپنے اپنے زرعی مضامین برائے اشاعت رسالہ مزارع ارسال فرماسکتے ہیں۔ مزارع اُن کو اپنا ایک ضروری مقصد خیال کرکے فوراً شکریہ کے ساتھ شائع کیا کرے گا +

"نیاز مند ایڈیٹر"

افلاسِ پنجاب

پنجاب کے لوگ بمقابلہ دیگر ممالک کے لوگوں کے کیوں غریب ہیں؟

ناظرین رسالہ مزارع پر واضح رہے۔ کہ مندرجہ بالا سوال کا حل پنجاب کے نہایت ہمدرد افسر عالیجناب ایچ کلورٹ صاحب بہادر رجسٹرار انجمنہائے امداد قرضہ پنجاب کی طبع رسا کا نتیجہ ہے۔ اِس مضمون کے ملاحظہ سے سلیم عقل پنجابی زمیندار ضرور فائدہ حاصل کرسکیں گے۔ اہل پنجاب ہی کیا بلکہ اہل ہند بھی اِس دولت کو بڑھانے والے نسخہ سے مزید استفادہ اٹھائیں گے +

صاحب بہادر نے ایک پمفلٹ کی صورت میں اس مضمون کو انگریزی میں تحریر فرماکر شائع فرمایا ہے اُن خیالات عالیہ کا اُردو میں ترجمہ کرکے اُردو دان اور پنجابی زمینداروں کو واقفیت بہم پہنچانے کی غرض سے یہ خدمت مزارع نے اپنے ذمہ لی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین ان پاکیزہ خیالات کو ملاحظہ فرماکر اپنے لیے کوئی بہترین شاہراہ ہدایت تلاش فرمائیں گے۔ یا کارکن زمینداران قیمتی خیالات کو مزید آویزۂ گوش بنائیں گے + ایڈیٹر

پنجاب کے لوگ بمقابلہ دیگر لوگوں کے کیوں غریب ہیں؟ حالانکہ زمین زرخیز ہے۔ اور سال میں دو فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور فصلیں تھوڑی محنت اور تھوڑے خرچ سے اُگتی ہیں۔ غیر زرخیز زمین بمقابلہ اور جگہوں کی زمینوں کے نسبتاً تھوڑی ہیں تاہم لوگ ایسے ہی شامل ہیں۔ جو کہ مالدار نہیں ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں کہ جو اپنے آئندہ زمانہ کی فکر میں مبتلا ہیں۔ چند یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہاں پر بڑے پیمانہ پر کوئی تجارت نہیں ہے۔ لیکن ڈنمارک اور ساؤتھ آئرلینڈ اور فرانس کے زیادہ حصہ میں بھی بڑی

تجارتیں نہیں ہیں +

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس کا بہت سے لوگ جواب دینے کے لیے تیار ہیں مگر جواب بہت مشکل معلوم ہوتا ہے +

اگر ہم ممالک غیر کو صوبہ پنجاب کی زراعت کے ساتھ مقابلہ کریں اور بڑے بڑے نقائص مشاہدہ کریں تو صاف طور پر ظاہر ہوگا۔ کہ یہ صرف پنجاب ہی ہے۔ جو کہ مقابلتاً مفلسی میں گھرا ہوا ہے +

سکاٹ لینڈ میں زمین کا ⅓ حصہ کاشت کیا جاتا ہے مگر یہاں پر آدھی زمین زیر کاشت ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں اور زیادہ زمین زیر کاشت ہوتی جاتی ہے۔ سکاٹلینڈ میں بھی بہت سے لوگ غریب ہیں۔ لیکن نتیجہ براں زیادہ آرام اور زیادہ دولت ہے +

انگلینڈ کی وسیع تجارت ہا موجودہ ترقی پر انحصار رکھتی ہیں۔ لیکن ان کی بنیاد صدیوں سے اُسکے گذشتہ کاروبار پر انحصار رکھتی ہے۔ صدیوں تک ان ممالک کے لوگوں نے کفایت شعاری کو اپنا عمل بنا کر بہت کچھ بچایا۔ اور اسقدر نگہبانی کی کہ زر کثیر اُن کے قبضہ میں ہوگیا۔ وہ اپنی رقم کو فضول طور پر ضائع نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ایسے کام پر لگاتے ہیں۔ جہاں سے کہ کافی یافت ہو۔ ان کا کسی چیز پر روپیہ لگانا اُن کو زیادہ آمدنی کا باعث ہے۔ اور یہی طرز عمل سال بسال اُن کی رقومات میں اضافہ دیتا ہے۔ اور جبکہ یہ جنگِ عظیم شروع ہوا اُس وقت برطانیہ عظمیٰ دنیا میں تمام ممالک سے مالدار تھا۔ انگلینڈ کی موجودہ دولت اُس کی گذشتہ صدیوں کی بچت کا نتیجہ ہے۔ کفایت شعاری ایک نعمت خیال کی جاتی ہے۔ اور بہت سے خاندانوں نے ایک یا ایک سے زیادہ شکلوں میں عمل میں لائی جاتی ہے +

یہ خیال کرنا سخت غلطی ہے۔ کہ انگلینڈ کی دولت محض تجارت پر ہی انحصار رکھتی ہے بلکہ زراعت بھی اُس کی بڑی سے بڑی تجارت ہے۔ بڑی سے بڑی تجارتیں کبھی بھی فروغ حاصل نہ کرتیں۔ جیساکہ انہوں سے ہوا ہے۔ اگر اُن کے پاس کافی سرمایہ جمع

کیا ہوا نہ ہوتا۔ اور اگر وہاں کے لوگ اپنے روپیہ کو پیداوار کے حصول کے کام میں نہ لگاتے تو وہ
پہلا بڑا فرض برطانیہ عظمٰے اور پنجاب میں یہ ہے کہ اس صوبہ میں مستقل طور پر دولت کا
اکٹھا ہونا مشکل ہے بسنہ ۱۸۴۹ء سے پہلے بہت تھوڑا روپیہ حصول پیداوار کے کام میں لگایا
جاتا تھا۔ اِس لیئے شاہ راہ ترقی پر پہنچنے کا پہلا زینہ یہ ہے۔ کہ کفایت شعاری کو ترقی دیجائے
اور روپیہ کو پیداوار کے کاموں کی توسیع میں صرف کیا جائے +

کفایت شعاری کسی قوم کی مفلسی اور دولتمندی کا ایک جزو اعظم ہے +

صدیوں کی کفایت شعاری نے برطانیہ عظمٰی اور فرانس کو دنیا بھر میں عزت بخشی۔
اور کفایت شعاری سے عفلت برے نتائج کو ترقی دیتی ہے۔ اور اُس میں دوراندیشی کی
ضرورت ہوتی ہے۔ اور جائداد کے معاملہ میں دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اور تعلیم کی ضرورت ہے
اِن باتوں نے ہندوستان کو غریب اور ادنٰے درجہ پر رکھا ہوا ہے +

روپیہ سست نہیں ہے۔ بلکہ اُس کے پیدا کرنیوالا سست ہے۔ لکھو کھا روپیہ کو
ناکارہ رکھ چھوڑنا ملک کو غریب بنانا ہے۔ یہ کسی ملک کے لیئے ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ مالدار
بن سکے جب تک کہ وہاں کے لوگ اتنی دولت اکٹھی نہ کریں۔ جتنی کہ وہ صرف کرتے
ہیں۔ ان کو ضرور بچانا چاہیئے۔ اگر دولت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔
جن سے کہ دولت بڑھائی جاسکتی ہے۔ ایک یہ ہے۔ کہ آمدنی زیادہ کیجائے۔
دوسرے یہ کہ خرچ کم کیا جائے +

دوسرے سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ لوگ کھانا پینا چھوڑ دیں۔ بلکہ فضولیات نامناسب
اخراجات کو تخفیف کریں۔ چند لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایک تیسرا طریقہ بھی تھا۔ جو کہ
ابھی تک عمل میں نہیں لایا گیا جو لوگ عمل میں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کا ملک
کافی طاقت حاصل کرلے۔ لیکن تیسرا طریقہ کسی انسان کو معلوم نہیں ہے۔ اب کسی
شخص کے لیئے یہ آسان بات نہیں ہے۔ کہ وہ کسی صورت سے دولت کی ترقی کوشش
کرے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کسی صورت سے زیادہ آمدنی بنا سکے۔ اور یہ بھی محسوس نہیں
کرتا ہے۔ کہ وہ کسی صورت سے اخراجات کو کم نہیں کرسکتا۔ تاہم ایسے بھی ملک ہیں جنکہ

قدرتاً پنجاب سے کم مالدار ہیں۔ مگر وہاں پر ایک طریقہ ترقی کی وسعت کا پیدا کیا گیا ہے اور کفایت شعاری کو پوری ترقی دیگئی۔ لوگ یہ سمجھ گئے ہیں کہ وہ اچھی حالت میں زندگی بسر کریں۔ اور دولت کو جوڑیں۔ ان کی کامیابی کا راز باہم کوآپریشن یعنی ملاپ یا امداد باہمی ہے ہر شخص جانتا ہے کہ اگر وہ کسی مشکل کام کو شروع کرے۔ تو وہ بہت آسانی اور بہت جلدی سے انجام پذیر ہو سکتا ہے۔ اگر اور لوگ بھی اس کی مدد کریں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ امداد کے لیئے اور لوگ کس طرح لئے جائیں۔ اگر تمام لوگوں کا ایک ہی مقصد ہو۔ تب وہ ایکدوسرے کو مدد دینا دشوار خیال نہیں کرتے۔ اور اسی طریقہ سے ہر ایک کا کام کامیابی کے دروازہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور یہی راز ایک صحیح تعاون کی بنیاد ہے ؛

لوگ اپنی مدد اس صورت سے کرا سکتے ہیں۔ اگر دوسروں کے شامل حال نہیں۔ عام طور پر لوگ یہی خواہش کرتے ہیں کہ وہ خود ہی اپنی طاقت کسی خاص مقصد کی انجام دہی پر صرف کریں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہوشیار آدمی یا وہ لوگ جن کے پاس روپیہ ہے۔ یا وہ لوگ جو کہ کسی اعلیٰ اصول سے چلتے ہیں وہ اکیلے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور بغیر امداد کا نتیجا گر وہ کوئی بڑا کام کریں۔ اور اگر وہ کسی اپنے اصول پر کام نہیں ہے۔ تو وہ اچھا نتیجہ نہیں نکال سکتے ؛

تعاون کا موجودہ خیال چند ایک غریب باشندوں کی کوشش سے شروع ہوا ہے جنہوں نے کہ یہ ثابت کیا کہ اُن کے کام کی کثرت صرف ایک سادی خوراک ہی بہم پہنچا سکتی ہے۔ اور کسی مصیبت کے وقت کے واسطے کچھ بچت نہیں کر سکتی۔ یہ ان کو معلوم ہو۔ کہ اگر وہ متفقہ طور پر اپنی دوکان کھولیں۔ فائدہ کی غرض سے نہیں۔ بلکہ اپنی ہی بہتری کے لیئے تو وہ نفع جو کہ دوکاندار نے اٹھاتا ہے۔ بچا سکتے ہیں۔ اور وہ مال کو تھوک نرخوں پر حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر اُن کی دوکان میں خوراک کی کوئی قلت نہیں ہے۔ تب وہ خریداری کے لائق بن جائینگے نہ صرف یہ کہ جو دوکاندار اُن کو دیتا ہے۔ بلکہ وہ جو چاہتے ہیں ؛

اگر وہ کسی تجربہ کو کامیاب بنانا چاہیں۔ تو یہ لازمی ہے۔ کہ کسی انجمن کے ممبر دیانتدار ہوں کیونکہ وہ اُس نقصان کو برداشت کرنیکی تھوڑی طاقت رکھتے ہیں۔ جو کہ بے ایمانی سے وقوع میں آسکے۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے دلی خیرخواہ ہوں۔ اور کوئی شخص

بھی مال کے نقصان کا ذمہ دار یہ ٹھہرایا جائے۔ اگرچہ دوسرے خریداری چھوڑدیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے پر بھروسہ رکھیں۔ کیونکہ وہ سوداگروں کی دوکان پر مال خریدنے کے لیے تمام ایک وقت میں نہیں جا سکتے۔ اور ایک آدمی کے سپرد [illegible] کیا جائے گا۔ جو کہ مال مطلوبہ لائیگا۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اندراجات صحیح اور صاف ہونے چاہئیں۔ تاکہ ہر ایک آدمی کو یقین آسکے۔ کہ سٹور کا کام تسلی بخش ہے۔ کیونکہ یہ لوگ غریب ہیں۔ وہ کسی دوکاندار کو کسی خاص تنخواہ پر اِس کام کی انجام دہی کے لیے ملازم نہیں رکھ سکتے۔ اس لیے ہر اک آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً یکدوسرے کی مدد کرے +

بافندگان کہ جنہوں نے اِس تجویز پر عمل کرنا منظور کیا۔ وہ مالدار لوگ نہیں ہیں۔ اسلیے انہوں نے ہفتہ بہ ہفتہ کچھ بچانا شروع کیا۔ حتےٰ کہ وہ اپنی ایک مختصر سے پیمانہ پر دوکان قائم کرنے کے قابل ہوگئے +

یہ ایک مختصر سا سرمایہ تھا۔ اور سامان جو کہ قابل فروختگی رکھا گیا تھا۔ وہ اتنا تھوڑا تھا۔ کہ وہ اپنی دوکان کے دروازے کھولتے وقت شرماتے تھے۔ آخر ایک نے اپنی ہمت کو بستہ کیا۔ اور اپنے پڑوسیوں کی انگشت نمائی کے باوجود اپنی دوکان کو پبلک پر ظاہر کیا۔ جو کہ اب دنیا میں مشہور دوکان بن گئی۔ اس تھوڑے سے آغاز سے بہت بڑے بڑے کام بہم ہوگئے ہیں +

برطانیہ عظمےٰ کی انجمنِ تعاون میں تین لاکھ ممبر ہیں۔ اور وہ چار ارب روپیہ سالانہ کا مال فروخت کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے ممبروں کو خریداری پر کروڑہا روپیہ منافعہ دیتے ہیں +

بافندگان اسی نیک ارادہ پر خوش ہوگئے۔ کہ وہ اپنا مال اُن ارزاں نرخ پر فروخت کریں۔ جو کہ دوسری دوکانوں میں جاری ہے۔ اس سے یہ نتیجہ ہوا۔ کہ انہیں دوکان کا نرخ اور قیمت کا فرق معلوم ہوگیا۔ اور وہ روپیہ جو اس طور سے اکھٹا کیا گیا وہ اُن کے باہمی ملاپ کا نتیجہ تھا۔ اور ممبر اتنی ہی رقم صرف کرتے تھے۔ جتنی کہ پہلے۔ مگر پھر بھی روپیہ بچتا تھا +

اُس شخص کے لیے جسکا کہ بڑا خاندان ہو۔ زیادہ روپیہ صرف کے لیئے درکار ہے مگر ساتھ ہی زیادہ بچیت کا خیال بھی لازمی ہے۔ روپیہ کی اُن کو ضرورت تھی جنہوں نے کہ مال کو دوکان سے خریدا اور یہ بات باہم قرار پائی کہ وہ اُسکو اُسی تناسب سے واپس کر دیویں جس سے کہ اُنہوں نے اُس میں حصہ لیا تھا +

اِسی ایک سادہ سے طریقہ سے ہر ایک ممبری خریداری کا حساب کھولا گیا تھا۔ اور سال بسال ہر ایک نے بچیت کا حصہ حاصل کیا۔ نفع اِس طریقہ پر تقسیم کیا گیا۔ جتنا کہ کسی نے دوکان کا کام انجام دیا ہو۔ اور نہ اِس غرض سے کہ جتنا کسی کا سرمایہ ہو +

اِس بات نے ہر ایک ممبر کو یہ تقویت دی کہ وہ اپنے سٹور کا دلی خیرخواہ بنا رہا۔ بغیر کسی تکلیف یا خرچ کے ہر ایک نے اپنے آپ کو روپیہ کے بچانیوالا ثابت کیا یہ مسئلہ کفایت شعاری نے ہی آسان کر دیا۔ اور یہ کفایت شعاری ہی ایک قسم کی قیمتی کفایت شعاری ثابت ہوئی۔ کیونکہ انگلینڈ کے مشترکہ سٹور کے ممبران ایک کروڑ پونڈ کا سرمایہ ملوں۔ فیکٹریوں۔ فارموں اور ڈائری وغیرہ کاموں پر صرف ہو رہا ہے +

پنجاب میں صرف وہ جماعت جو کہ کفایت شعاری کو عمل میں لا رہی ہے۔ وہ دوکانداروں کی جماعت ہے۔ جو کہ اپنی آمدنی سے خرچ کم کرتے ہیں سنہ ۱۸۴۹ء سے پیشتر یہ عام طور پر غریب تھا۔ لیکن امن کی آمد سے تجارت وسیع ہوتی گئی۔ گورنمنٹ کے ملازم اچھی تنخواہیں حاصل کرنے لگ پڑے۔ فوجیں ملک میں رکھی گئیں۔ اور بہت سا روپیہ اُن کی تنخواہ میں صرف ہونے لگا۔ برطانیہ عظمےٰ نے سڑکیں۔ نہریں اور رفاہ عام کے اور کام شروع کیے۔ اور بہت لوگوں نے رفاہ عام کے کاموں کے متعلق ملازمتیں حاصل کیں۔ یہ تمام باتیں ایک مستقل مطالبے کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ اُن زیادہ سے زیادہ چیزوں کے متعلق جن کو کہ دوکاندار فروخت کرتے ہیں۔ اور دوکاندار اس بات کی تمیز رکھتے ہیں۔ کہ وہ اسقدر اس لیئے ترقی کے کام میں سے بچا سکیں جسقدر کہ وہ چاہتے ہیں +

بدقسمتی سے اسوقت تک کوئی ایسا طریقہ نہیں تھا۔ جس سے کہ وہ روپیہ کسی کام میں لگاتے جو کہ انکو عمدہ معلوم ہوتا تھا۔ اِس لیئے اُدھار کی تجارت کو قرضہ دینے کے لیئے انتخاب کیا

جو کہ صرف شہر کے ساہوکار ہی عام طور پر اسی کام کو انجام دیتے تھے +

یہ نئی تجارت بڑی مفید ثابت ہوئی۔ اور بہت ہی فروغ حاصل کر گئی۔ جس سے یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اب پنجاب میں قریباً چالیس ہزار قرض خواہ ہیں۔ اور یہ ہندوستان میں سُود سے بچنے والا صوبہ ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ زمیندار صرف اس جماعت کے قریباً پچاس کروڑ روپیہ کے مقروض ہیں۔ کیا یہ قرض کسی مفید کاموں پر صرف کرنے کے لیئے لیا گیا تھا۔ جس سے کہ واپسی کی امید ہو سکے۔ یہ معاملہ تاسف انگیز نہیں ہے۔ مگر عموماً یہ روپیہ فضولیات میں یا دیگر ضروریات میں لگایا جاتا ہے۔ جو کہ بجٹ آمدنی میں سے صرف ہونا لازمی ہے +

ادھار زمین پر ایک قسم کا بوجھ ثابت ہوتا ہے۔ اور قومی اغراض میں بہت تھوڑی ہی ترقی ہوتی ہے۔ ادھار روپیہ لینا ایسا پسند کیا گیا ہے۔ کہ اس سے اصل روپیہ بھی جاتا رہتا ہے۔ جو کہ دیگر تجارتی کاموں میں ہرگز غرق نہ ہو۔ اس صوبہ میں یہ بڑی بھاری تجارت ہے۔ اور اس سے بڑا روپیہ کمایا جاتا ہے۔ جو کہ زراعت سے نہیں کمایا جا سکتا +

اس طریق سے ایک جماعت دوسری جماعت سے الگ ہو جاتی ہے۔ اور ایک وقت میں یہ پنجاب کی ایک بڑی صنعتی تباہی کو خود نمودہ کریگا۔ یہ ہرگز خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ صوبہ پنجاب اس مسئلہ میں نرالا ہے۔ یہ ہر ایک ملک کا طریق تمدن ہو۔ جہاں کہ زمین چھوٹے مالکان سے کاشت کی جاتی ہو۔ یہ لوگ ایک ایسی جماعت کے مقروض ہو جاتے ہیں۔ جو بڑی فطرت سے سُست کاشتکاروں کو ایک جال میں پھانس لیتے ہیں۔ اور جن سے بچنے کے لیئے صرف ایک ہی صورت ہے۔ (کواپریشن) یعنی باہمی تعاون یا امداد باہمی۔ اس طریق سے اس معاملہ میں صرف باہمی ملاپ ہی ہے۔ جو کہ کاشتکاران کو قرض کے جنجال سے بچاتا ہے۔ اور اُن کو اپنی اصلی حالت پر کفایت شعاری کے طریق سکھلا کر اُن کی ضروریات زندگی کے پُورا کرنے کے لیئے کافی سرمایہ مہیا کر دیتا ہے +

صوبہ پنجاب میں اس طریق نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اس بات میں ذرا

بھی شک وشبہ نہیں ہے۔ کہ اگر تمام کاشتکاران اِس طریق کو پندرہ یا بیس سال ایمانداری
سے اور فراخ حوصلگی سے عمل میں لائیں تو وہ قرضہ جو کہ انہوں نے ادا کرنا ہے۔ اور جس نے کہ
ایک عظیم بوجھ اُن کے کندھوں پر ڈالا ہوا ہے۔ اور نیز اُن کی صنعت کو کمزور کر رہا ہے
جسکے ذریعہ سے کہ وہ لوگوں کے واسطے خوراک مہیا کرتے ہیں۔ اور تجارت کے واسطے
سامان تیار کرتے ہیں۔ کلی طور پر ادا ہو جائیگا۔ اور ساتھ ہی کفائیت شعاری کے ذریعہ
ایک کافی رقم اُن کے پاس جمع ہو جائیگی +

دیہاتی قرضہ کا خاص علاج باہمی امداد ہے۔ اس صوبہ میں بہت سے مالکان زمین
ایسے ہیں جو ہرگز مقروض نہیں۔ اور چند ایسے بھی ہیں۔ جن کے کہ پاس کوئی زمین نہیں
اور یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ گورنمنٹ کیوں باہمی ملاپ کی تحریک پر زر کثیر صرف کر رہی ہے
وہ اس تحریک کی ترقی میں خفیف حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ کہ اُن اصحاب
کا خاص مدعا کیا ہے۔ جو کہ اس طریق کے فروغ کے متعلق دل وجان سے کوشاں ہیں۔
ایسے لوگوں کو کواپریشن کا اصلی مدعا سمجھانے کے لیئے یہ ضروری ہے۔ کہ ان کو خاص
طور پر سمجھایا جائے۔ کہ صوبہ کے باہر کیا واقعہ ہو رہا ہے +

دنیا کے ہر ایک مہذب ملک میں عملی طور پر وہاں کی گورنمنٹ اس تحریک کو تمام
دیہاتی مقامات پر شائع کرنے کے لیئے بہت روپیہ صرف کر رہی ہیں۔ دنیا کے ہر ایک
ملک میں عملی طور پر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے۔ کہ زراعت سب سے بڑی اور بہت ضروری
صنعت ہے۔ برطانیہ عظمے اور امریکہ نیز جاپان اور ہندوستان نے اس بات کو
تصدیق کیا ہے۔ کہ صرف زراعت ہی عوام الناس کے خورد ونوش کا ایک ذریعہ ہے
عموماً ہر ایک میں یہ بات مانی گئی ہے۔ کہ زراعتی کامیابی ہی ملکی اقبالمندی کا ذریعہ ہو
جہاں کہیں زمین ہی نئے فروغ کا ایک خاص ذریعہ خیال کی گئی ہے۔ وہاں زمین کو
زیادہ پیداوار دینے کے قابل بنانا ضروری ہے۔ بشرطیکہ لوگ اپنی بہبودی کو بڑھانے کے
خواہاں ہوں۔ ہر ایک ملک میں زمین کے چھوٹے چھوٹے قطعات کاشت کیئے
جاتے ہیں خواہ مالکان سے یا مزارعان سے اور یہ بھی ہر جگہ مانا گیا ہے۔ کہ بغیر باہمی

ملاپ کے چھوٹے چھوٹے قطعات کا کاشت کیا جانا موزوں ہے اور نہیں نکال سکتا جہاں کہیں کہ ایک آدمی دو سو یا تین سو یا زیادہ ایکڑ زمین کاشت کرتا ہے۔ وہ کافی آمدنی اپنی آسائش اور آرام کے لیئے نکال سکتا ہے۔ لیکن بہت سے ملکوں میں قابل کاشت زمین کا بڑے سے بڑا رقبہ جو کہ ایک آدمی کے زیر تحت ہوتا ہے۔ وہ پچاس ایکڑ یا اس سے کم ہے۔ اصلی صورتوں میں یہ بات وہم و گمان سے بالا ہے۔ کہ بغیر باہمی اتفاق کے چھوٹے چھوٹے مالکان زمین اپنے رقبہ جات سے زیادہ آمدنی حاصل کر سکیں +

باہمی اتفاق نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر کاشتکار اپنی زمین سے زیادہ آمدنی نکالنے کا خواہشمند ہے۔ عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ باہمی اتفاق ایک خورسندگی کا طریقہ ہے اور وہ اس طرح پر ہے۔ کہ اگر خورسندہ خواہشمند ہو تو وہ غربا اور مقروض اور نادار لوگوں پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔ اگر وہ اپنی حالت کو بہتر بنانیکا خواہشمند ہے۔ تو وہ باہمی ملاپ کو اپنا اصول بنائے۔ اس بات کا سمجھاؤ بہت آسان ہے۔ اگر دنیا میں کوئی چیز کامیاب بنانی ہو۔ تو اُس کے لیئے قبل از وقت تیاری کرنا لازمی ہے۔ اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہونے کا خواہشمند ہو۔ تو اُس کو بہت سی چیزوں کا انتظام کرنا پڑیگا۔ یعنی اُس کو یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ ریل کس وقت چلتی ہے۔ اور اُسکو گھر سے سٹیشن تک پہنچنے میں کتنا عرصہ درکار ہے۔ اور کتنی رقم کرایہ کے واسطے ضروری ہے۔ اور کس طریق سے وہ ٹکٹ حاصل کر سکتا ہے۔ اور کہاں سے وہ سٹیشن پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ کس طرح سٹیشن سفر میں خوراک کا بندوبست کر سکتا ہے۔ اگر وہ کسی امر میں کامیابی حاصل کرنیکا خواہشمند ہے۔ اسکو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک چیز کی کامیابی کا ایک خاص وقت اور ایک خاص موقعہ ہے۔ خواہ وہ کسی مقدار کی ہو۔ یا کسی صفت کی ہو۔ ہر ایک انسانی سعی میں کامیابی کے بناؤ کے لیئے ایک طریقہ اختیار کیا جانا ضروری ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ زراعت اکثر اوقات خفیف و کمزور ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ کاشتکار نے اپنی صنعت کے بناؤ کا کوئی خاص طریقہ اختیار نہیں کیا۔ اگر کوئی کام بڑے پیمانہ پر کیا جائے خواہ

گورنمنٹ محصول وغیرہ بھی لگا کر کرے۔ اور عملہ اس کام کی انجام دہی کے متعلق رکھے۔ یا یہ کام کسی مالدار سرمایہ دار سے انجام دیا جائے۔ یا بہت سے حصہ دار اس کام کو کریں۔ اور تمام اخراجات باہمی و مشینری وغیرہ کا خرچ حصہ رسدی دیں۔ اور اس کام میں بہت کوشش کریں۔ اور جو منافع وغیرہ ہو اسکو باضابطہ تقسیم کریں۔ اس عوضانہ کی ادائیگی کے متعلق اگر وہ کوئی نقصان اٹھائیں۔ ان رواجات میں سے کوئی بھی زراعت کے لئے مفید نہیں ہے۔ اس ملک میں جہاں کہ زمین زیر کاشت تھوڑی ہی ہو۔ یہ مشکل سے ممکن ہوگا۔ کہ تمام چھوٹے چھوٹے مالکوں کو تنخواہ دار کارندوں میں منتقل کیا جاوے۔ جو ایک مالدار جماعت کے زیر نگرانی کام کریں۔ چھوٹے چھوٹے مالکان کو خود یہ رغبت دلائی جانی ضروری ہے۔ کہ جہانتک ممکن ہوسکے۔ وہ اپنے کام کو پھیلا کر کسی وسیع پیمانہ پر کریں۔ تاکہ تھوک بیوپار کا کل منافع اُن کو خود حاصل ہو۔ صرف ایک ہی طریقہ جس سے کہ یہ کام انجام پذیر ہوسکتا ہے فقط باہمی امداد ہے ✤

باہمی امداد ایک خاص تحریک کا طریقہ ہے۔ جو کہ سرمایہ کے مقابلہ پر ہے جس میں کہ لوگ برضامندی شامل ہوسکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ہمعصر ہوسکتے ہیں۔ اور کفایت شعاری کے ذریعہ اپنے کام میں فروغ حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ خاص طریقہ ہے۔ جو کہ غریب جماعت کے لئے زیبا ہے۔ یا اُن لوگوں کے واسطے جو کہ اپنے اپنے کھیتوں پر الگ الگ کام کرتے ہیں۔ ابتدا میں باہمی ملاپ کا طریقہ اُس غریب جماعت یا بیکس لوگوں کے لئے نکالا گیا تھا۔ تاکہ وہ اُسی پیمانہ پر حاصل کرسکیں۔ جیسا کہ مالدار یا زبردست اصحاب فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے خانگی ضروریات کی اشیاء فراہم کی گئی تھیں۔ اور اب انگلینڈ کے بہت سے شہروں میں اس طریقہ نے ترقی پکڑی ہے۔ اور اب تھوک اشیاء جنکے کہ سٹور فراہم ہیں۔ فروخت کی جاتی ہیں۔ دیگر ممالک میں باہمی امداد کا طریقہ غریب لوگوں میں روپیہ کی شکل میں ایجاد کیا گیا تھا۔ تاکہ وہ اپنے کاروبار کو خوش اسلوبی سے انجام دیں۔ ایک واحد شخص معقول شرائط پر قرضہ نہیں لے سکتا۔ اور امداد باہمی سے لوگ کافی ضمانت دے سکتے ہیں۔ یا کم از کم کافی

پیشگی ادا کر سکتے ہیں۔ تاکہ وہ روپیہ قرض حاصل کر سکیں۔ حال ہی میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ ہر اک ملک میں زراعت دیگر صنعتوں کی نسبت جو کہ ایک معیار پر چلائی جاتی ہیں۔ محدود ترقی کرتی ہے۔ نتیجہ براں ہر ایک مہذب ملک باہمی امداد کا طریقہ زراعت کی ترقی اور تازگی کا سچا ذریعہ ، احدِ معاون ثابت ہوا ہے۔ کاشتکار گو بذات خود زمین کو کاشت کرنیوالا خیال کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اور کچھ۔ لیکن اس نے اپنی ضروریات خرید کرنی ہیں۔ اور پیداوار کو فروخت کرنا ہے۔ اگر وہ کامیاب ہو جائے تو وہ ارزاں نرخ پر عمدہ مال خرید کریگا۔ اگر کوئی دوکاندار اسکو دھوکہ دیوے۔ اور خراب کپڑا یا خراب بیج اُس کے سپرد کرے تو کپڑے کو بدلنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن زمین بیج کی کمزوری کو ثابت کر دیگی۔ وہ اپنی تجارت کے بڑے بڑے نفع کا خواہشمند ہے۔ اور اس صورت میں اسکو اپنی ضروریات کو بڑی غور بینی اور کوشش سے حاصل کرنا چاہیئے ❖

اگر اُس نے دھوکہ کھایا ہے۔ تو اُس نے کوئی نفع نہیں اُٹھایا۔ اس لیئے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ خود اچھی چیز خریدے۔ جہاں تک کہ ممکن ہو سکتا ہے۔ بدقسمتی سے اُسکی ضروریات کی خرید و فروخت میں اوسط درجہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو کہ خود زیادہ فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند ہیں۔ اور یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کاشتکار نقصان اُٹھاتا ہے یا نہیں ❖

وہ لوگ جو کہ آلات کشاورزی کھاد و دیگر سامان تیار کرتے ہیں۔ جنکی کہ کاشتکار کو ضرورت ہوتی ہے۔ ان کا انحصار کافی سرمایہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے کام میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک صیغہ متعلقہ میں اچھے کارندے مہیا کر سکتے ہیں۔ اور ان کو ناواقف لوگوں کے درمیان اپنے کام کی اشاعت کا اچھا طریقہ آتا ہے۔ اکیلا کاشتکار فروخت اجناس کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اسی طرح سے جبکہ کاشتکار اپنی پیداوار کے فروخت کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اُس وقت اُس کا سامنا ایسے گروہ خریداران سے ہوتا ہے۔ جو منڈی کے حالات سے ماہر ہوتے ہیں۔ وہ اُس سے نرخ دریافت کرتے اور وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ اس پیداوار کی قیمت زیادہ سے زیادہ کیا چارج کر سکتا ہے۔ وہ کیونکہ کھیتوں ہی کے خاص کام سے واقف ہے۔ اس لیئے وہ شہری تجاروں کے

داؤ پیچ سے ناواقف ہوتا ہے۔ تجار اپنی مرضی کے مطابق اُسکو ارزاں نرخوں پر لے آتے ہیں۔ اور اگر کاشتکار منڈی کے نرخوں سے واقف ہو تو ہرگز ایسے ارزاں نرخ پر اُس قیمتی پیداوار کو نہ لٹائے ؛

ولایت میں بھی اگرچہ تعلیم کی زیادہ اشاعت ہے۔ پھر بھی کاشتکار ایک ایسی جماعت ہے کہ پرے رہتے ہیں۔ جو کہ اُن کی ناواقفیت کی وجہ سے اپنی معاشرت کاٹتے ہیں ؛
حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر کاشتکار سود آدینے۔ اُس کے خریدنے اور فروخت کرنے کے تمام حالات مکمل طور پر جانتا ہو۔ بالخصوص فصل کو بڑھانے اور ذخائر کو ترقی دینے۔ زمین کو کیمیکل اصولوں پر درست کرنے اور پودوں وغیرہ کی جڑوں کو کیڑے وغیرہ سے صاف کرنے یا دیگر ضروریات زندگی سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ جس سے کہ اُسے آئے دن واسطہ پڑتا ہو تو اُس کو زمین کے حالات کے متعلق اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا لازمی ہے۔ موجودہ صورت میں وہ بالکل بہرا ہے۔ وہ عام طور پر بہت تھوڑی تعلیم سے آراستہ ہوتا ہے۔ جو کہ شہری تعلیم سے بھی کمتر ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے عملی کام میں بہت زیادہ وقت لگا دیتا ہے۔ اور اتنا بھی وقت نہیں بچاتا۔ کہ وہ جدید اصولات سائنس کا مطالعہ کرے۔ اور اپنی تجارت کو اُس کے مطابق چلائے۔ بلکہ وہ ناواقفیت کی وجہ سے جلدی ہی چالاک آدمیوں کے ہاتھ شکار بن جاتا ہے۔ اور وہ اس نرخ سے خود فائدہ اٹھاتے جس سے کہ کاشتکار نے فائدہ اٹھانا تھا۔ جبکہ پنجاب میں کاشتکار اُس زمین کا جس کو کہ وہ کاشت کرتا ہے۔ واحد مالک ہوتا ہے۔ اس لیئے وہ سودخور کا خاص شکار ہوتا ہے سودخور کو کاشتکار کی نسبت زمین کی قیمت کی زیادہ جانچ ہوتی ہے۔ جبکہ کہ وہ قرضہ میں بطور ضمانت مجرائی لیتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کاشتکار کو عرصہ دراز تک اپنی محنت کے حصول کی توقع ہے۔ جبکہ دیگر محنتی اپنی محنت کی اجرت بہت جلد حاصل کر لیتے ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے۔ کہ شاید کاشتکار کی آمدنی خشک سالی۔ طوفان یا دیگر آفت سے نابود ہو جائے۔ مزدوری پیشہ اشخاص اپنا محنتانہ ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر ماہ حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر کاشتکار کو اپنی محنت کے حصول کے متعلق چھ ماہ یا اُس سے زیادہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کاشت کردہ زمین کے حصول

پیداوار کی تجارت ایک سال تک ہوتی ہے۔ اگر مقابلتاً چند سالوں کی اوسط آمدنی دیکھی جائے۔ تو مزدور کو کافی فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر اس کا انحصار زیادہ تر موسم کی موافقت پر ہوتا ہے۔ مگر کسان بسا اوقات اُن ناموافق موقعوں کے لیئے کوشش کرتا ہے۔ جبکہ اُس کی زمین عام پیداوار کی کاشت میں ناکامیاب ثابت ہو۔ جب وہ بطور اسامی کے کام کرتا ہو تو بیاج خور اسکو اپنی گرفت میں تشا ذونادر ہی لیتا ہے۔ سوائے اسکے۔ جبکہ اُس نے معمولی قرضہ لیا ہو۔ اور جبکہ وہ زمین کا واحد مالک ہوتا ہے۔ تو سود خور زمین کی قیمت کی پوری جانچ کرتا ہے۔ اور خاصکر موروثی زمین کی قدر جو کہ کسانوں کو ہوتی ہے۔ اُس کا اندازہ لگاتا ہے۔ تب وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ ان کو قرض کے جال میں ہر پہلو سے پھانسے۔ اکثر اوقات مانا گیا ہے۔ خاصکر قرض خواہ جماعت سے کہ بیاج خور ایک فائدہ مند جماعت ہے۔ اور اُس سے ایسے کام نکالے جاتے ہیں۔ جن کے سبب وہ علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ ایسا خوفناک ثابت نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اُس کے بدخواہ بیان کرتے ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں۔ کہ معاملات ایسے ہی ہیں۔ جن میں کہ قرض لازمی خیال کیا گیا ہے۔ لیکن وہ خود ایسے موقعوں کا محرک خیال نہیں کیا جاتا۔ اگر بجائے اس کے کہ وہ محنتی کاشتکاروں کو اپنی ذہانت اور طاقت کے ذریعہ قرض کے جال میں پھانسے۔ جن سے کہ اُن کی مفلسی نمودار ہونی ضروری ہے۔ کاشتکار کو چاہیئے کہ وہ زمین کی حیثیت کو بڑھائے اور زیادہ پیداوار بڑھانے کی تجاویز سوچے۔ اور کفایت شعاری کو اپنا نصب العین بنائے تب یہ صورت ہر اک شخص کے لیئے بہتر کام اور بہتر زندگی بسر کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر کفایت شعاری کا سبق پورے طور پر سکھایا جاتا ہے۔ اور اُسی پر عمل کیا جائے۔ تو پنجاب دنیا میں نہایت ہی اقبال مند صوبہ ثابت ہوگا۔ اور یہ درجہ امداد باہمی کے مسئلہ کو اختیار کرنے سے ہو سکتا ہے +

(باقی آئندہ)

زمینداران پنجاب کے استفادہ

کے متعلق۔ ضلع جالندھر میں

مبادلہ اراضیات کی تحریک

ناظرین رسالہ مزارع پر روشن ہے کہ آجکل گورنمنٹ پنجاب کا گوشۂ چشم زمینداران پنجاب کی اراضیات کے مبادلہ کی طرف منعطف ہو رہا ہے۔ اس لیئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین رسالہ مزارع کی خدمت میں اِس ضروری اور بہترین تحریک کے متعلق جملہ معلومات بہم پہنچائی جائیں +

دور اندیش زمینداران پنجاب پر واضح رہے کہ عالیجناب ایچ کالورٹ صاحب بہادر رجسٹرار کوآپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز پنجاب لاہور کہ جو زمینداران پنجاب کی بہبود اور فلاح کے متعلق حقیقی دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ کے مُفید اور کارآمد مشورے زمینداران پنجاب کو منزل ترقی پر لیجانے میں حقیقی راہبر ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ زمینداران پنجاب آپکے مخلصانہ مشوروں کو گوش ہوش سے سنکر اُس پر دلی میلان اور سچے اشتیاق سے عمل پیرا ہو رہے ہیں +

صاحب رجسٹرار بہادر پنجاب کی یہ کارآمد اور بہترین تجویز کہ زمینداران پنجاب کی تھوڑی تھوڑی متفرق اراضیات سلک مبادلہ میں مُنسلک ہو کر اپنے اپنے مالک کے لیئے منفعت بخش اور کارآمد رقبہ ہائے زراعت ثابت ہو سکیں۔ حضور ممدوح کی یہ بہترین

تجویز گورنمنٹ پنجاب میں شرف منظوری حاصل کرنے کے علاوہ پنجاب کے زمیندار
طبقہ میں خاص عزت کی نگاہوں سے دیکھی جا رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب کی دو کمشنریوں لاہور
اور جالندھر میں اولاً بطور آزمائش کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ مگر تحصیل پھلور ونکودر ضلع جالندھر
میں اس زرعی اصلاح کی کارآمد تحریک زیادہ سرگرمی حاصل کرتی دکھلائی دے رہی ہے

ضرورت ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام زمیندار کہ جن کا صوبہ بمقابلہ دیگر صوبہ جات
ہند سے زرعی خصوصیات میں اعلیٰ خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کارآمد اور مفید مطلب تجویز
سے کلی اتفاق فرما کر مبادلہ اراضیات کے متعلق اپنے اپنے مقامات میں امدادی پنچائتیں
مقرر فرمائیں گے۔ جس سے ہر اک زمیندار اپنی اپنی مملوکہ اراضیات کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑوں کو ایک ایک جگہ جمع کر کے کارآمد زرعی ترقیات حاصل کر سکتے +

صاحب رجسٹرار کہ جنہیں زمینداران پنجاب کی بہبود اور اصلاح کا خاص خیال ہے
کمال سرگرمی سے اس تحریک کو کارآمد بنانے میں حصہ لے رہے ہیں۔
چنانچہ آپ کو سٹاف بھی ایسے دیانتدار اور محنتی اہلکاروں کا مل گیا ہے۔ جس سے
اس تجویز کے بار آور ہونے کا یقینی امکان ہے۔ اکثر اصحاب کا خیال ہے۔ کہ بعض بعض
دیہات میں چند ایک خود غرض اور ناعاقبت اندیش پٹواریوں نے اکثر سادہ لوح
زمینداروں کو اس مفید تحریک میں شامل ہونے سے روکا ہوا ہے۔ یا وہ پٹواری جو زراعت
پیشہ اقوام سے تعلق نہیں رکھتے۔ انہیں اپنی لاعلمی سے اس حقیقت کبرا سے محروم رہنا پڑا
ہے۔ اکثر خود غرض پٹواری سادہ مزاج زمینداروں کو ایسی کمزور دلائل سے دھوکہ دے
رہے ہیں۔ کہ تمہارا کھیت تو طاقت ور ہے۔ مگر تمہیں تبادلہ کے ذریعہ کمزور کھیت مل جائیگا،
پس ایسے لایعنی دلائل سے کہ جن کی تہ میں اُن خود غرض پٹواریوں کی خود غرضی کا
راز پنہاں ہے۔ عقلمند زمینداروں کو اجتناب رکھنا چاہیئے +

زمینداران پنجاب میں آجکل بنہ شکنی کے مقدمات کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے
عام طور پر زمینداران پنجاب میں ان مقدمات کی کثرت کو پٹواری صاحبان کی نظر
شفقت پر محمول کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم دوسرے ایڈیشن رسالہ میں ان مقدمات

+ پیشکنی کے انسداد کے متعلق بہترین تجاویز بخدمت صاحب رجسٹرار بہادر عرض کریں گے جس کی بدولت زمینداران پنجاب کا ایک معقول سرمایہ مقدمہ بازی کی بھینٹ سے بچ رہیگا۔ مگر اسوقت ہمیں اپنے دور اندیش زمینداروں اور نیک دل پٹواریوں سے اسقدر عرض کردینا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ ماتحت یا زیر اثر دیہات میں محبت اور اخلاص سے بلا کسی دباؤ یا جبر اِس مفید اور کار آمد تحریک مبادلہ اراضیات کے فوائد زمینداران علاقہ یا حلقہ میں مشتہر فرما کر فوراً اُن کی امدادی انجمنیں قائم فرمائیں۔ جن کے ذریعہ عام طور پر زمینداران پنجاب میں مبادلہ اراضیات کی کار آمد تحریک پھیل جائے +

ہمیں یہ امر خاص طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع جالندھر کے ایک خاص مقام پر جسکا اظہار بمقتضائے مصلحت وقت ابھی مناسب نہیں ہے۔ چند ایک خود غرض پٹواریوں نے اِس کار آمد تحریک کے برخلاف خفیہ طور پر جلسہ بھی کیا ہے۔ اور جس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کے زمینداروں کو مبادلہ اراضیات کی تجویز سے عملاً روکا جائے۔ ہم اُن خود غرض پٹواریوں کے ایسے قبیح فعل پر اظہار نفرت کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ بہت جلد ایسے ایسے ناعاقبت اندیش پٹواریوں کو طبقہ زمینداران سے بہت جلد جدا کردیا جائے۔ جو بجائے زمینداران حلقہ خود کو ترقی کی منازل کی طرف لیجانے کے پستی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔ لیکن ہمارا قیاس ہمیں یقین دلا رہا ہے۔ کہ ایسے خود غرض انسان کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے +

ہم اپنے معزز کرم فرما جناب چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے انسپکٹر انجمنہائے امداد قرضہ پنجاب سرکل جالندھر کے خاص طور پر مشکور ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنے حلقہ کے پٹواریوں میں مبادلہ اراضیات کے کام میں عمدہ امداد دینے اور ایسی امدادی سوسائٹیاں قائم کرانے پر قریب پچاس پچاس روپیہ کے انعام اور ایک خلعت یا سند خوشنودی پنجاب سرکار سے دینے کی تحریک کی ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ عام طور پر دور اندیش پٹواری صاحبان زمینداران پنجاب کے استفادہ کی اس بہترین تجویز مبادلہ اراضیات میں سرگرمی سے حصہ لیں گے۔ ہم انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن رسالہ زراعت میں تفصیلوار ان سوسائٹیوں کا نام درج کریں گے۔ کہ جنہوں نے اس [illegible] تحریک میں پیشقدمی کی ہے۔ امید ہے کہ وہ عقلمند زمیندار اپنے اپنے علاقہ کی زرعی ترقیات میں نمایاں امتیازات دکھلا سکیں گے۔ فقط +

جدید اجناس کی کاشت

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار   ہر ورقِ دفتریست معرفتِ کردگار

آجکل ماہرینِ فنِ زراعت جدید اجناس کی کاشت سے بہترین فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ اور اُنہیں ابھی زیادہ فوائد حاصل کرنے کا موقعہ حاصل ہے ÷

آجکل ہندوستان میں آلو کی فصل کیسی ہر دلعزیز ہوگئی ہے۔ جدید اجناس کی کامیابی کے متعلق آلو کی فصل ایک پہلی مثال ہے۔ کہ ہندوستان میں نئے پودوں کی کاشت کے متعلق کسقدر اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور ہمارے ملکی زمینداروں نے آلو کی کاشت سے کسقدر وافر فوائد حاصل کیئے ہیں ÷

آلو ہندوستان میں سب سے اول شملہ کی پہاڑیوں پر سنہ ۱۸۸۴ء میں کاشت ہوا ایک زراعتی کتاب میں اُس کی کاشت کے متعلق اول صوبہ بنگال کے ضلع پٹنہ میں آزمائشی طریق پر آلو کا کاشت ہونا درج ہے۔ بہرحال آلو کی جنس انگریزی عہد حکومت کی ایک بہترین یادگار ہے ÷

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ہم اصول اور قواعد کے موافق آلو کاشت کریں۔ تو معقول فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ نوجوان بجائے اسکے کہ ملازمت کی دھن میں حیران و سرگردان پھر کر معمولی ملازمت کہ جس سے وہ بمشکل اپنی یا اپنے کنبہ کی شکم سیری کرسکتا ہے۔ فن زراعت کے ذریعہ اور بالخصوص فصل آلو کی کاشت سے دوسو روپیہ ماہوار تک پیدا کرسکتا ہے۔ اگر ہم زیادہ تدبر اور دانائی سے کام کریں تو معقول فائدہ اُٹھا سکتا ہے

ہندوستان میں چونکہ زمین وافر اور محنت کم ہے۔ اس لیئے اسجگہ جدید اصول کاشت کے موافق آلو کاشت کر کے معقول فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ نیز ہم انگلینڈ کی بڑی بھاری ضرورت کو بھی پورا کرسکتے ہیں۔ کہ جہاں چار آنہ سیر سے ایک روپیہ آٹھ آنہ سیر تک آلو فروخت

ہوتے رہتے ہیں +

آلو کی زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیئے ہندوستان اور بالخصوص پنجاب میں ولائیت کی فصل آلو برآمد ہونے سے پیشتر آلو پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم ستمبر اور اکتوبر میں آلو کاشت کردیں۔ تو جنوری اور فروری میں فصل برآمد کر سکتے ہیں۔ اور قریب بیس دن میں پنجاب کا آلو دیگر مقامات کے آلو آنے سے پیشتر لنڈن میں پہنچکر گراں قیمت پر فروخت ہوسکتا ہے۔ نیز اُس کی کاشت اور نگہداشت کے متعلق مفصل ہدایات دفتر مزارع سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ کارکنان رسالہ مزارع کا ارادہ ہے۔ کہ اس قیمتی جنس کے متعلق ایک جداگانہ رسالہ تیار کریں جس سے ناواقف زمیندار بھی استفادہ کرسکے +

علاوہ ازیں یورپ میں آلو سے انواع و اقسام کی اشیا رتیار کی جاتی ہیں۔ جنکا برائے آگاہی رسالہ مزارع میں بھی ظاہر کرنا ضروری ہے +

امریکہ میں آلو کو سٹرا کر اُس کی شراب بناتے ہیں۔ نیز اُس شراب کے ذریعہ ایک خاص قسم کی اسپرٹ بنتی ہے۔ جو موٹر چلانے۔ چولہا گرم کرنے اور انجن چلانے کے کام آتی ہے اسی اسپرٹ کے ذریعہ الکوہل بنتی ہے۔ جو انجن کی پاور پیدا کرنیکا بہترین ذریعہ ہے +

فرانس میں آلو سے اسٹارچ تیار کرنے سے متعلق صدہا کارخانے ہیں۔ اب تقریباً ۱۴۰ کروڑ پونڈ سے زائد نشاستہ تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں سے ۴۰ فیصدی کے قریب شکر بنانے کے کام آتا ہے۔ بعض جگہ آلو کے نشاستہ سے گوند تیار کرتے ہیں جس کے ذریعہ کوٹوں کے بٹن۔ ہارمونیم باجے کی پٹیاں چھلے۔ صابون رکھنے کی ڈبیاں۔ چاقو اور چھریوں کے دستے کاغذ کاٹنے کے چاقو۔ سگرٹ اور دیا سلائی کی ڈبیاں۔ غرضیکہ آلو کے ذریعہ اِس قسم کا مصنوعی ہاتھی دانت بناتے ہیں۔ کہ دیکھنے والا انسان حیران رہ جاتا ہے چھری اور چھریوں کے دستے ایسے نفیس بنائے جاتے ہیں کہ ہاتھی دانت کو بھی پشت ڈالتا ہے اور کروڑہا روپیہ کا مال تیار ہوتا ہے +

ایک مشہور ماہر فن زراعت مسٹر نائٹ کی رائے ہے کہ اگر باقاعدہ سائنٹیفک طور پر آلو کاشت کیئے جائیں۔ تو ایک بیگھہ میں ۲۰۰ من تک عمدہ آلو پیدا کیئے جاسکتے ہیں

جسکی قیمت چھ ہزار بحساب دو روپیہ من کے حساب سے ہوسکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو ہزار خرچ مہیا کرکے چار ہزار خالص منافع ایک سال میں حاصل ہوسکتا ہے۔ اگر ہمارے نوجوان اور عام زمینداران پنجاب اس طرف متوجہ ہوں۔ تو وافر فوائد حاصل کرسکتے ہیں +

ہم انشاء اللہ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے رسالہ مزارع میں جس کا ایک لاکھ ایڈیشن شائع ہوگا۔ اُس میں (مزارع فدرم) قائم کرنے کی تجاویز تحریر کرینگے جس کے ذریعہ ہر ایک زمیندار اپنے اپنے مقامات پر مزارع فارم قائم کرکے ہر ایک قسم کی ہدایات نسبت کاشت اور عمدہ اقسام کے بیج نہایت کم قیمت پر حاصل کرسکیگا۔ اور زیادہ فائدہ کے مقامات پر فروخت کرکے زیادہ قیمت حاصل کرسکیگا۔ غرضیکہ یہ جنس دیہات اور شہر میں کاشت ہونے سے زمیندار کو فائدہ رساں ثابت ہوسکیگی۔ کیونکہ اس جنس کا ذخیرہ آسانی سے حسب ہدایات مزارع قائم ہوسکیگا۔ آپ ضرور ماہ اکتوبر ۲۱ء کا رسالہ مزارع طلب فرمائیں۔ اور اُس کے امدادی انعامات حاصل کرنے میں شریک ہوں۔ کیونکہ ماہ اکتوبر میں رسالہ مزارع دس ہزار روپیہ کے اٹھاسی انعامات امدادی زمینداران پنجاب میں تقسیم کریگا۔ ان انعامات کے حاصل کرنے کا طریقہ اسی رسالہ میں کسی دوسری جگہ مندرج ہے۔ ع۔ این کیمیائے ہستی سلطاں کند گدا را +

نہایت ارزان طریقہ آبپاشی

آبپاشی سے ہری ہو میری کشت آرزو + اے گل اُمید تو ہی اب دکھا کچھ رنگ و بو

فی الحقیقت ہندوستان کے لیئے سب سے بڑا محسن وہ شخص ہوگا۔ جو آبپاشی کا کوئی کم خرچ طریقہ ایجاد کرسکے۔ ہم اس کو نقطہ صناعی خیال کرتے ہیں کیا بہتر ہے۔ وہ قاعدہ جس کے ذریعہ پانی کنوئیں یا زمین سے خودبخود باہر نکل آوے +

ہندوستان میں ہزار ہا سال سے چند ایک طریقے آبپاشی کے رائج ہیں جن میں رہٹ زیادہ ہر دلعزیز ہے۔ چرسہ اور ڈھینکلی بھی ہیں۔ مگر جاپان میں کنواں پچیس اور چالیس روپیہ میں اس طرح پر تیار کر لیتے ہیں۔ کہ جاپان میں بانس فٹ ڈیڑھ فٹ چوڑائی میں دستیاب ہوتا ہے۔ ورمہ کے ذریعہ زمین کھود کر بانس کی پوروں کو کاٹ کاٹ کر جوڑ دیتے ہیں اور کنواں تیار کر کے بذریعہ پمپ آبپاشی کر لیتے ہیں۔ امریکا اور جرمن میں چند ایک چاہات ایسے تعمیر ہوئے ہیں۔ جن میں سے پانی خود بخود اچھل کر نکلتا ہے۔ تعجب ہے کہ ہندوستان ایسی ایسی نایاب ایجادات سے تاحال محروم ہے ✤

رسالہ مزارع اس بات کا مدعی ہوگا۔ کہ وہ آسان طریقہ آبپاشی کی طرف اہل ملک کی رہنمائی کرے۔ چنانچہ ایک ایسا آسان طریقہ دستیاب ہو گیا ہے۔ کہ بجائے بانس کے نلکوں کے۔ مٹی کے سیدھے گملے بنائے جائیں گے۔ اور ان کو پکا کر ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ کر کے چاہ مزارع بنایا جائیگا۔ نیز اس پر ایک پمپ لگایا جائیگا جو ایک گدھے اور کتے کی طاقت سے یا ایک بچے یا عورت کے گھمانے سے چل سکیگا۔ اور بخوبی پانی نکال سکیگا۔ ہمارا ارادہ اس ایجاد کو بحق مزارع پیٹنٹ یعنی رجسٹری کرانے کا ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء کے رسالہ مزارع میں کہ جو ایک لاکھ چھاپا جائیگا۔ چاہ مزارع کا اعلان ہوگا۔ جو ایک سو روپیہ میں تیار ہو سکیگا۔ اور ایک سو روپیہ کا ملکا لگ کر قابل آبپاشی بن جائیگا ✤

اول اس کا امتحان ضروری ہے۔ کہ یہ کسقدر طاقت سے پانی کھینچ سکتا ہے۔ یا اس کی رفتار فی منٹ یا فی گھنٹہ کسقدر زمین کو آبپاشی کر سکتی ہے۔ انشاء اللہ ہم ماہ اکتوبر کے رسالہ مزارع میں چاہ مزارع کے تجربات شائع کریں گے ✤

مزارع کا فرض ہوگا۔ کہ ہندوستان کے معزز والیان ریاست اور جاگیرداروں میں زبردست تحریک جدید فن زراعت کی کر کے ان میں کار آمد ذرائع زراعت اور تجارت کے بہم پہنچانے کی کوشش کرے۔ سب سے اول رسالہ مزارع میں دولت

آصفیہ دکن حیدرآباد کے متعلق حالات شائع ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت دکن حیدرآباد میں جدید صنعتی ترقیات کا دورِ جدید شروع ہو گیا ہے۔ اس لیئے اول مزارع نے ریاست دکن حیدرآباد کے حالات کی اشاعت پر اکتفا کیا ہے۔ پھر پنجاب کی نامور دیسی ریاستوں کی اصلاحات کا ایما ہو گا ؎

دل میں ہے انبساط کی اپنے نئی اُمنگ ۔ نقشِ مزارع ہے فراست کا ایک ڈھنگ

مزارع کا زرعی قصیدہ

در بارگاہ عالیہ حضرت محی الملت و الدین حضور پُر نور ہز اگزالٹڈ ہائینس اعلیحضرت نواب میر عثمان علی خان صاحب بہادر فرمانروائے محبوب البلاد دکن حیدرآباد خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

گلزارِ عیش میں ہے دائم بہارِ عیش ۔ پیدا ہر ایک نغمہ سے ہو سو ہزار عیش
ہر شاخِ گل شگفتہ ہو باغِ نشاط میں ۔ عثمان علی خان کو حاصل ہزار عیش
یا رب رہے دکن پہ ہمیشہ تیرا کرم ۔ اور شہریار پہ رہے جہاں سے نثار عیش
برطانیہ کے ساتھ ہے عثمانیہ خلوص ۔ عہد نامہ میں یہی واپس برار عیش
ہندوستاں کو ذاتِ مقدس پہ ناز ہے ۔ اردو کو ناز شاہ پہ حاصل وقار عیش
عثمانیہ ورسٹی کو حاصل ہوا فروغ ۔ نخلِ مُراد اُس کی ہیں آئی بہار عیش
مطلع لکھا مزارع نے ازرہِ قیاس ۔ ہر لفظ پہ نثار ہوں جس کے ہزار عیش

مطلع ثانی

سب کچھ درست ہے جو کرے اُستوارِ عیش ۔ مونس ہے تیرا عیش تیرا غمگسار عیش
اللہ رے تیری بحرِ جلالت کا جزر و مد ۔ جس کا چڑھاؤ عیش ہے جس کا اتار عیش
ہر ذرہ تیرے فیض سے ہے مثلِ آفتاب ۔ پرتو سے تیرے کیوں نہ ہو بھرنا مدار عیش

کھا ہوئے ازل سے خوشی ہے تیری قسم
کیونکر مزاج پہ بہبود سے تیرا کرم
بھیجا یہ تحفہ نوع کا ناصر نے اس لیئے

ہے جاں نثار دین تیرا اگر جاں نثار عیش
ہیں مرحمت سے تیری نگاہ کو ہزار عیش
فخر قبولیت سے ملے افتخار عیش

الطاف بیکراں سے تیرے کیا بعید ہے
کچھ دن تو کرے ناصر مدحت نگار عیش

الملتمس احقر الٰہی بخش ناصر لکھنوی سابق مہتمم زراعت چرنجیت سٹیٹ جالندھر شہر حال ناظر عدالت منصفی

نکودر۔ ضلع جالندھر حال محلہ قرار خاں

زمانہ حال کا لکھ داتا

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ لکھنؤ کے نواب آصف الدولہ کی نسبت لکھ داتا کا لقب مشہور تھا لیکن ہم زمانہ حال میں بھی ایک لکھ داتا دیکھتے ہیں۔ کہ جو اپنی العزمانہ شان امارت سے ایک ایک لاکھ روپیہ کی خیرات فرما کر صحیح لکھ داتا ہونیکا خطاب حاصل فرماتے ہیں۔ حضور نظام دکن اس وقت اُن جلیل القدر فرمانرواؤں میں ایک فرمانروا ہیں کہ جو عین زمانہ کی ضروریات کے موافق اپنے وسیع ارادوں میں منازل کامیابی طے فرما رہے ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ آپ نے صلح کی یادگار میں ایک دائمی یادگار شبخل سرائے تعمیر فرمائی ہے۔ جس کا سنگ بنیاد سر علی امام صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی وزیر اعظم فرخندہ بنیاد دولت حیدر آباد کے دست مبارک سے رکھا گیا تھا۔ گویا اور ایک لاکھ روپیہ کے خرچ سے عام غربائے سلطنت میں کھانا تقسیم کیا گیا تھا۔ حال ہی میں مظلومین سمرنا کے لیئے ایک لاکھ روپیہ خیرات فرمایا گیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ حضور ممدوح کی علم دوستی کی بدولت قدیم علوم کی درستگی کے لیئے ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا گیا ہے۔ جس کے متعلق ہم حضور ممدوح کا فرمان اعلیٰ برائے ملاحظہ ناظرین مزارع نقل کرتے ہیں۔

کیونکہ حضور ممدوح جیسے بہترین حامی علوم وفنون اسوقت کوئی شخص دنیا میں نہیں ہے حضور ممدوح وہ پہلے فرمانروا ہیں۔ کہ جنہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی قائم فرماکر ہندوستان پر احسان عظیم فرمایا ہے جس میں عام علوم وفنون کی کتب کا اردو میں ترجمہ ہورہا ہے جس پر کئی لاکھ روپیہ صرف ہورہا ہے۔ مگر ایک جداگانہ فرمان حسب ذیل ہے جس میں ایک لاکھ روپیہ کے خرچ سے قدیم علوم کی کتب نہایت صحت اور اہتمام سے تیار ہورہی ہیں۔ آپ کو قدیم علوم وفنون کی نگہداشت کا بیحد اشتیاق ہے چنانچہ فرمان مبارک کی اعلیٰ عبارت سے کہ (جو کلام الملوک ملوک الکلام ہونے کی عزت رکھتی ہے) مترشح ہورہا ہے کہ آپ زمانہ موجودہ کے واحد حامی علوم وفنون میں کہلاتے ہیں مسلمانان ہندوستان کو آپ کی ذات مقدس پر ناز ہے۔ پس حضور کے خیالات عالیہ کے ساتھ سات کروڑ مسلمانوں کی تمنائیں قلبی وابستہ ہیں۔ اس لیئے مسئلہ برار کی واپسی پر مزارع کا صحیح مطالبہ تمام زمینداران ہند کی طرف سے ایک آواز ہوگی۔ پس اس آواز کی صحیح تے معلوم کرنے کے لیئے ہم ایک انعامی طرح مقرر کرتے ہیں کہ جو صاحب ہمارے مطالبہ برار کے جائز مطالبات کو عمدہ پیرایہ میں نظم کرکے شہزادہ ویلز کی تشریف آوری پر تمام مسلمانان ہند کی طرف سے واپسی برار کا مطالبہ پیش کریں گے ہمیں امید ہے کہ شہزادہ ہند ملک برار حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو واپس فرماکر تمام مسلمانان ہند کی خوشنودی حاصل کرنیکا باعث ہونگے۔

مصرع طرح ۔ برطانیہ نظام کو واپس برار دے۔ برار قرار قافیہ۔ دے ردیف۔ تمام نظمیں سات اشعار سے کم اور گیارہ اشعار سے زائد نہوں کمیٹی شعراء عمدہ نظم پر فی نظم ایک اشرفی انعام دیگی۔ نظمیں انعامی ۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء تک دفتر مزارع میں ارسال فرمادینی چاہیئیں۔ رسالہ اکتوبر ۲۱ء میں جسکا ایک لاکھ ایڈیشن شائع ہوگا۔ اس میں پانچ انعامی نظمیں شائع کی جائیں گی۔ اور پچھتر روپیہ کے پانچ انعام شعراے نازک خیال میں تقسیم کئے جائیں گے۔

ناصر

نقل فرمانِ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت خلد اللہ ملکہ

میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے بہت سے قدیم علوم کی کتابیں بہت ہی خراب کاغذ پر چھپی ہوئی ہیں۔ اور ان کی لکھائی بھی چنداں درست نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان میں اغلاط کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ جن کی صحت از بس ضروری ہے۔ لہٰذا کم از کم ایک لاکھ روپیہ کے مصارف سے ہماری ریاست میں ایک جدید صیغہ قایم کیا جائے جسکا نام "صیغہ درستگی تالیف و تصنیف" رکھا جائے۔ اور ہندوستان سے مختلف علوم و فنون میں کافی دستگاہ رکھنے والوں کو بلوا کر ملازم رکھا جائے۔ یا اجرت سے کام لیا جائے اور ان کے توسط سے جن کتب میں اغلاط رہ گئے ہیں یا معرکتہ الآرا مسائل یا مضامین جو شرح طلب رہ گئے ہیں۔ ان کی صحت کرائی جائے۔ اور حاشیے لکھوائے جائیں۔ اور بعد صحت ان کو اچھے کاغذ پر طبع کرا کے مجلد۔ ہندوستان کے بڑے بڑے مطابع یا کتب خانوں کو قیمت پر دیدیئے جائیں تاکہ پبلک ان سے فائدہ اٹھائے اور قدیم علوم و فنون کی بے وقعتی جو دست بردِ زمانہ سے ہو رہی ہے اور جو صفحہ ہستی سے معدوم ہو رہے ہیں۔ وہ پھر ایک مرتبہ محفوظ ہو جائیں۔

میرا یہ حکم جریدہ غیر معمولی میں شائع کیا جائے۔ اور دوسرے سر برآوردہ اخبارات میں شائع کرانے کے لیے اس کی ایک ایک نقل روانہ کر دی جائے۔ تاکہ اس کارروائی سے پبلک بے خبر نہ رہے۔ فقط۔

یکم جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ یک شنبہ

شرح دستخط	شرح دستخط
اعلیٰ حضرت بندگان عالی مد ظلہ العالی	امین جنگ بہادر

اعلیحضرت معظم کے اس فرمان مبارک کو دیکھتے ہوئے دیگر والیان ملک کو بھی جدید علوم و فنون کی نسبت کی سرپرستی فرمانی ضروریات زندگی یا ضروریات زمانہ کے عین مطابق ہے۔

سر سید علی امام کا اقتدار

اور

مسئلہ برار

اِس وقت اہل ہند کی توقعات لارڈ ریڈنگ کی اعلیٰ منصف مزاج حکومت سے وابستہ ہیں۔ اور حضور پرنس آف ویلز ولیعہد ہندوستان کی تشریف آوری پر اہل ہند کی دیرینہ تمنا مسئلہ برار کی واپسی کا مطالبہ واجبات سے ہو۔ تمام اہل ہند کو امید ہے۔ کہ سر سید علی امام جیسے اعلیٰ قانون دان دریۂ دکن لارڈ ریڈنگ جیسے وائسرائے اور اعلیٰ جج کو مسئلہ برار میں دولت برطانیہ کا دولت عثمانیہ کی قدیم دوستی اور ہمدردی کی ایک بے مثل صفات عالیہ واپسی برار سے دکھلائیں گے ؛

یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ دکن حیدرآباد میں اب بھی ایسے بہترین دل و دماغ کے انسان موجود ہیں۔ کہ وہ دکن کی صدارت عظمےٰ کا کام بخوبی انجام دیسکتے ہیں۔ یا عرصہ سے انجام دیتے رہے ہیں۔ بلکہ خود اعلیٰحضرت معظم بھی بفضلہ تعالےٰ صدارت عظمےٰ کے فرائض عالیہ بحسن وخوبی انجام فرماتے رہے ہیں ؛

اِس امر سے صاف منکشف ہوتا ہے۔ کہ جب اعلیٰ حضرت معظم نے باہر سے سر سید علی امام کو اِس منصب عظمےٰ کے لیئے بلایا۔ تو اگرچہ اس کی وجہ سر سید علی امام کی گوناں گوں قابلیتیں ہی تھیں۔ لیکن اصلی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں دکھلائی دیتی کہ واپسی برار کا مسئلہ اسوقت اعلیٰ حضرت معظم کے زیر نظر ہے۔ جیسا کہ حضور ممدوح نے صوبہ برار کی واپسی کا مطالبہ کچھ عرصہ ہوا دربار افتتاح فرما کر حکومت کی طرف سے ایک کونسل کا افتتاح فرمایا تھا۔ جس کے صدر اعظم سر سید علی امام مقرر فرمائے گئے تھے۔ بلکہ حضور ممدوح کی تقریر کے مندرجہ ذیل الفاظ اس کونسل کے کارنامے

کا نہایت بلند حوصلگی سے خیر مقدم فرما رہے ہیں :-

خلاصہ تقریر مبارک

"اس کونسل کے قیام سے ہر شعبہ نظم مملکت کو تقویت ہوگی - اور ان مسائل کے حل کرنے میں جو اس ملک کے وسیع اور اہم اغراض سے متعلق ہیں - اور جن کا خاص مابدولت کے حکم سے تصفیہ ہوگا - کونسل کے مشورہ سے بیش بہا مدد ملیگی اس کے اجتماعی عمل سے انتظام میں یک جہتی اور اس سے ایسے نتائج پیدا ہوں گے - جو رعایا کے حق میں مفید ثابت ہوں گے ۔

اشاعت تعلیم - ذرائع معیشت کی ترقی - تجارت و صنعت و حرفت کی ترغیب حفظان صحت کے جدید اصول پیدا کرنے کی تدابیر - ذرائع آمد و رفت کا قیام اور ان کی توسیع - اور ایسے ہی بہت سارے مسائل ابھی تصفیہ طلب ہیں - ان امور میں جو اندرونی حالات سے متعلق ہیں - کونسل کی کارگذاری اسی طرح قابل قدر ثابت ہوگی جس طرح سیاسی میں مابدولت اور سرکار عظمت مدار کے تعلقات کے لحاظ سے مفید ہو سکتی ہے - یہ تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں - کیا زمانہ سلف میں کیا آج - تسلیم ہند میں آغاز حکومت برطانیہ سے تا ایں وقت اس خاندان کے ساتھ دوستی اور اتحاد کا سلسلہ برابر قائم رہا ہے - ایک سے زیادہ معرکوں میں سلطنت برطانیہ کی حرمت و بقا کے لیے شمشیر آصف جاہی نیام سے نکل چکی ہے - حال کی جنگ عظیم میں جس سے ابھی سلطنت برطانیہ فتحمندی کے ساتھ فارغ ہوئی ہے - جو کچھ امداد مابدولت کی جانب سے کی گئی وہ محتاج بیان نہیں ہے - ان ظاہر حالات میں باب حکومت کو اسی ملک برار کے اہم مسئلہ کے متعلق غور کرنے کا انتہا کا درموقع بہ مدت ہوگا - جس کا مستقبل نہایت خوش آیند ہے - مابدولت کی مملکت کے اس جزو لاینفک کا دعوے انصاف اصلی پر مبنی ہے - اور اگر اس کی تنقیح بلا طرفداری کی جائے تو یہ امر خارج از قیاس ہے - کہ وہ دعو

قابل تسلیم نہ قرار پائے۔ پس اس اہم مسئلہ کی نسبت کونسل کے مشورہ کا ہندوستان کو خاص دلچسپی کے ساتھ انتظار ہے"۔

ایڈیٹر مزاح کو یقین ہے کہ حضرت بالقابہ سر سید علی امام صدر اعظم دولت آصفیہ اپنی سرگرم کوششوں سے اس مسئلہ کے اظہار میں ایک خاص قابلیت سے کام فرمائینگے کیونکہ لارڈ ریڈنگ جیسے حامی امن و انصاف سے اس عقدہ مشکل کی عقدہ کشائی آسان ہے ع

جناب لارڈ ریڈنگ کی عدالت ہونیوالی ہے
نئے انداز سے طرز حکومت ہونیوالی ہے

ایڈیٹر مزاح بھی ماہ اکتوبر ۲۱ء کے رسالہ میں کہ جس کا ایک لاکھ نمبر شائع ہوگا اس میں ایک انعامی نظم شائع کریگا۔ مصرع انعامی حسب ذیل تجویز ہوا ہے ع

برطانیہ نظام کو دالیس برار دے

اس وزن پر غزلیات تحریر فرما کر ارسال فرمائیں جن کے اشعار سات سے کم اور گیارہ سے زائد نہ ہوں آخیر ستمبر تک ایڈیٹر مزاح کے پاس پہنچ جانے چاہئیں کمیٹی شعراء کی اعلیٰ نظم انتخاب فرما کر ایک اشرفی بطور ہدیہ محقر کے ناظم صاحب کی خدمت میں پیش کریگی +

ریاست دکن حیدرآباد کی صنعتی ترقیات

یہ دورہ ہے بنی آدم کی روز افزوں ترقی کا جو آج اک کام اعلیٰ ہو تو کل ہو اس سے اعلیٰ تر

فی زمانہ ہندوستان میں صنعتی ترقیات کا مسئلہ سب سے زیادہ موجب دلچسپی بن رہا ہے کیونکہ بمقابلہ دیگر مسائل کے مسئلہ ہذا کا انسانی زندگی و فلاح و بہبودی سے زیادہ تر تعلق ہے۔ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں غیر منتہی ذرائع اور وسائل ترقی موجود

ہیں۔ جن کی طرف ہنوز کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ اگر ان ذرائع کا مناسب استعمال کیا جائے تو سرمایہ داران ہند کے سلئے عظیم الشان ترقی ہو جائیگی جس کے یہ معنی ہوں گے کہ معیار زندگی اور امکانات تعلیم میں ترقی ہونے سے ہر طرف اور ہر طبقہ میں عام طور سے تعلیمی تربیت اور تمدنی تہذیب پھیل جائے ؏

ان خیالات کی اہمیت کا حقیقی احساس ہونے پر ۱۹۱۶ء میں حکومت ہند نے ایک کمیشن قائم کیا تاکہ ہندوستانی صنعتوں کے مسئلہ پر ہر پہلو سے غور کر کے رپورٹ پیش کرے۔ کمیشن کی جفاکشی اور اس کی رپورٹ مشتہرہ سے ملکی صنعتوں کی طرف عام بیداری ہوئی۔ اور جہاں محکمہ جات صنعت و حرفت قائم تھے سرگرمی سے کام ہونے لگا۔ اور جہاں ایسے محکمے نہ تھے قائم کیے گئے ؏ چنانچہ پنجاب میں بھی یہ محکمہ قائم ہو گیا ہے۔

ریاست حیدرآباد میں صدر ناظم صاحب مال نے ۱۹۱۴ء میں کلموہ کی پنہاں دولت اسرار کی خاص تحقیقات کے لیے عملی کارروائی کی تھی۔ نیز دیگر صنعتی ممکنات میں ابتدائی تحقیقات کی گئی۔ اس ابتدائی کام کا یہ نتیجہ ہوا کہ سرکار نے تشکیل محکمہ صنعت و حرفت و تقرر ناظم کی منظوری ۔۔۔ ۱۹۱۷ء میں صادر فرمائی۔ قبل ازیں معمولی اور کیمیائی تحقیقات کے لیے دارالتجارب کی منظوری اور تاسیس ہو چکی تھی۔ اور ایسے ماہران علم کیمیا سے اسٹاف کی تکمیل کی گئی جنہوں نے اس نئے محکمہ کے کام کے لیے خاص تعلیم حاصل کی تھی اس محکمہ کے کارنامہ کو کامیابی کی حد تک پہونچنے کے لیے جس کی یقینی امید ہونا چاہیے عوام الناس کے شوق اور امداد کی ضرورت ہے۔ سوچ سمجھ کر امداد دینے کے لیے عوام کو مناسب اطلاعات ہونا چاہئیں۔ نہ صرف اس قدر کہ کیا کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اس کے متعلق بھی کہ وہ کون سے امور ہیں جن کی تکمیل نئے دھندے اور کاروبار قائم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

یادداشت ذیل میں ان امور کی صراحت کی کوشش کی گئی ہے جن سے معلوم ہوگا کہ نئے دھندے و کاروبار کے قائم کرنے کے لیے اچھا اہیں یا طریقہ عمل اختیار کیا جائے کہاں تک اس نئے محکمہ نے ترقی کی ہے اور کس قدر کام حیطۂ نتیجہ میں کیا گیا ہے۔ اور موجودہ

مجبوریوں کا لحاظ کرتے ہوئے آئندہ کیا امید کرنا چاہیئے ؞

نئے دھندے قائم کرنے کے متعلق ضروری اطلاعات

سب سے پہلے یہ امر لازمی ہے کہ جدید صنعتی ترقی سے کیا معنے ہیں۔ اِن کی واضح طور پر صراحت کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا جائے۔ کہ اِن میں اور زمانہ گذشتہ کی قدیم صنعتوں میں کیا فرق ہے۔ قدیم صنعت کے لیئے تھوڑا سرمایہ کافی ہے۔ مگر ماحصل تعداد میں کم ہونے کے علاوہ مختلف قسم کا اور گراں ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے جدید صنعت کا عین مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ اول درجہ کے سامان کی کثیر تعداد میں مصنوعات بنیں اور سستی ہوں ؞

مثلاً گاؤں کے کمہار کا خیال فرمایئے اِس دھندے کے لیئے (چاک) اور (آدمی) ہی کافی ہے۔ مگر اسے بڑی احتیاط اور محنت سے برتن بنانا پڑتا ہے۔ جو ایک دوسرے سے مختلف رہتا ہے۔ برخلاف اس کے میشین کے ذریعہ سینکڑوں برتن فی گھنٹہ تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک موافق نمونہ ؞

دوسری مثال تیلی کا گھانا اور جدید تیل نکالنے کی میشین کا مقابلہ کیجیئے۔ گھانے سے جو تیل نکلتا ہے۔ وہ مقدار میں کم اور ماہیت کا لحاظ کرتے ہوئے گوناں گوں۔ مگر میشین سے ہزاروں من اشیاء کا تیل نکلتا ہے۔ تیل اعلیٰ درجہ کا اور ایک ہی قسم کا ہوتا ہے اور ہر شے سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں تیل نکال لیا جاتا ہے ؞

جدید کارخانوں کے قائم اور چالو کرنے کے لیئے جس میں قیمتی اور پیچیدہ میشینیں درکار ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کے بہترین اشیاء کی مسلسل سربراہی کا انتظام کرنے کے لیئے با کمال اور تعلیم یافتہ اشخاص کی نگرانی کے اخراجات کی بحالی کے لیئے اولاً کچھ مقدار میں شے ساختہ کی اعلیٰ قسم کی ہو کر برآمدگی کے لیئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس مقدار کو معیار کارگری کہتے ہیں۔ اِس کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ اسی معیار پر ہر نئی گری یا دھندے کے چلانے یا نہ چلنے کی بہتری موقوف ہے۔ کافی مقدار میں مال

دستیاب ہونا اور لگائی ہوئی قیمت پر بنافع بکنالازمی امر ہے۔ چاہیئے فنونی اور تجارتی پہلو سے دھندا کیسا ہی عملاً چالو ہونے کے قابل کیوں نہ معلوم ہو۔ اگر مال کی فراہمی یا ساختہ اشیار کے بنافع نکلنے کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو ایسی حالت میں گرنی قایم کرنا گویا نقصان کی دعوت کرنا اور تباہی مول لینا ہے +

مثلاً کسی کو اس امر میں شک نہیں کہ لوہا معدن سے کوئلہ کے ساتھ پگلانے سے نکلتا ہے۔ حیدرآباد میں لوہے کی کان بھی ہے۔ اور کوئلہ بھی بہ دست ہو سکتا ہے۔ دیہاتی دھات نکالنے والا چھوٹی بھٹی کے ذریعہ سے لوہے کا سامان کچھ مقدار میں بہ آسانی تیار کر سکتا ہے۔ مگر تنقیح طلب امر یہ ہے۔ کہ ملاحظہ حالات علمی و فنونی درحقی کیا یہ ممکن ہے۔ کہ وہ ایک بڑا لوہے کا کارخانہ جدید بڑے بڑے کارخانوں کے مقابلہ میں قائم کرے۔ اور فائدہ ہو +

پس ایسے مقام پر جہاں کوئی گرنی نہ ہو۔ قبل اسکے کہ قیام گرنی کے لیئے کوئی عملی کارروائی کی جائے۔ امورات ذیل کی معلومات حاصل کرنا چاہیئے:۔

الف۔ مفصل کیفیت اشیار خام +

ب۔ ذرائع حمل و نقل +

ج۔ پانی اور جلانے کی لکڑی +

د۔ متعلقہ ضروری اشیار +

ہ۔ بازارات +

یہ سمجھنے کے لیئے کسی طرح مختلف کاروبار اور دھندوں کے لیئے امور مصرحہ بالا میں اختلاف ہوتا ہے۔ ذیل کی چار صورتوں کی بالاختصار تنقیح کی جاتی ہے۔

کاروبار گلمہوہ۔ ہندوستان کے تعجب خیز درختوں میں سے مہوہ کا درخت ہے۔ اور شمالی حصہ حیدرآباد میں اسی کے خودرو جنگل ہیں۔ سو پھول میں ۶۰ فیصدی مقدار تک شکر ہوتی ہے۔ جس کے سڑانے سے الکوہل یعنی شراب [illegible] جو پھول سے بنتا ہے۔ اس میں خاصی مقدار قیمتی تیل کی ہے۔ اس

صورت میں اشیاء خام یا بڑے پیمانہ پر کام کرنے کے لیئے کافی مقدار میں آن کی فراہمی پر غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ الکوحل بنانے کے لیئے کثیر مقدار میں مہوہ حیدرآباد میں استعمال ہوتا ہے۔ مال کو بالکل سستا حاصل کرنے اور اس سے زیادہ سے زیادہ نفع اُٹھانے کے لیئے فاصلہ حمل و نقل ممکنہ طور پر کم ہو پس ان وجوہات کا لحاظ کرتے ہوئے مہوہ کی گرنی ایسے مقام پر قائم کرنی چاہیئے۔ جہاں سے مال کا ذخیرہ بالکل قریب ہو۔ اور بلحاظ ضرورت جلانے کی لکڑی یا کوئلہ اور پانی بھی قریب ہیں دستیاب ہو سکے۔ اور علاوہ بریں مہوہ کا فضلہ بلا ضرر اور ممکن ہو تو فائدہ کے ساتھ نکالنے کی سہولتیں بھی ہونی چاہیئے۔ صراحت بالا سے یہ معلوم ہوسکتا ہے صاف ظاہر ہیں۔ کہ کاروبار مہوہ میں متعلقہ ضروری اشیاء چنداں اہم نہیں ہیں +

الکحل کے لیئے جو مہوہ کا عین اور آخری ماحصل ہے۔ غیر محدود مانگ ہے۔ اشیاء سوختنی میں سے ہونے کے سبب سے موٹر اور کارخانہ جات کی بھٹیوں میں اور ضروریات خانگی میں استعمال ہونیکے علاوہ دیگر صنعتوں میں بھی سینکڑوں کاموں میں استعمال ہوتا ہے +

مہوہ کے روغن دار تخم کی گرنی بھی اسی نواح میں ہونی چاہیئے۔ جہاں تخم پیدا ہوتا ہے۔ مگر کسی دوسرے مقام پر جہاں اور سہولت ہو۔ اس کا حمل اور نقل ایسا شکل یا مارڈالنے والا نہیں۔ جیسے کہ مہوہ کے پھول کا۔ علاوہ بریں تخم دوران حمل و نقل میں اتنا خراب نہیں ہوتا۔ جتنا کہ پھول +

کاغذسازی ۔ اس صنعت کے لیئے بھی خام مال کثیر مقدار میں موجود ہے۔ کیونکہ اصلی چیز اس میں السی کے ڈنٹھل ہیں۔ جو ایسے اگنے والے مقامات سے اور کثرت سے کثیر تعداد میں صرف جمع کرنے کے خرچہ پر بہت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دس ہزار ٹن کے قریب سالانہ ڈنٹھل بیکار رہ جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اخراجات حمل و نقل بیشک ایک غور طلب مسئلہ ہے۔ کیونکہ ڈنٹھل ہلکے اور موٹے

ہونے سے صرفہ فراہمی کا مقابلہ کرتے ہوئے اخراجات نقل کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں بھی ایک حد تک قیام گرانی کے لیے فراہمی مال خام لازمی ہے جلانے کی لکڑی اور علی الخصوص پانی کی زیادہ ضرورت ہونے سے انتخاب مقام میں اس کا کافی لحاظ رکھنا چاہیے۔ اس صنعت میں متعلقہ لازمی اشیاء کی سربراہی کی اہمیت الکحل بنانے کی صنعت کے مقابلہ میں زیادہ ہے متعلقہ اشیاء میں کیمیائی ادویہ مثلاً "کاسٹک" "سوڈا" اور رنگ چھاننے والی اشیاء مثلاً "کلورائیڈ آف لائم" بھرت کرنیوالی اشیاء مثلاً چینی مٹی اور لسدار اشیاء مثلاً گوند اور کلف ہیں۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ کے ساتھ ان متعلقہ اشیاء کی سربراہی کی خاطر اور کئی صنعتوں اور دھندوں کو یہاں قائم کرنا ہوگا۔ مثلاً آب شور سے جسکی خاصی مقدار حوالئی راالجور میں نامعلوم حالت میں موجود ہے۔ ذریعہ قوت برقی۔ سوڈا اور رنگ چھاننے والے عرق علیحدہ کرنا پڑیگا۔ ملکی بنا ہوا گوند اور کلف دستیاب ہوسکتا ہے۔ اور غالباً نہایت بھرت کرنیوالی اشیاء مثلاً چینی مٹی وغیرہ کے بھی ذخائر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کاغذ سازی میں متعلقہ ضروری اشیاء پر بہت غور اور خوض کی ضرورت ہے۔ علاوہ بریں مثل الکحل کے کاغذ کی ہر طرف غیر منتہی مانگ نہیں۔ اور موجودہ درآمدہ مقدار سے ملک سرکار عالی میں اسکی مانگ کا اندازہ ہوتا ہے۔ معیار زندگی کی عام ترقی کے ساتھ مثل دیگر صنعتوں کے اس کی مانگ میں بھی ترقی کی امید کی جاتی ہے۔

لاک براری۔ بادی النظر میں ہی لاک بنانے کا کارخانہ کھولنے کا خیال اس سبب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ملک میں کسی قسم کا خام لاک نہیں ملتا۔ علاوہ بریں کامیابی کے ساتھ اس کام کے چلانے کے لیے معرضہ بالا صنعتوں کے اسباب سے کہیں مختلف اسباب و شرائط کی ضرورت ہے۔ صنعت ہذا میں خود خام مال کی ضرورت ہے۔ جو قیمتی ہے۔ ہاں اس کے حمل ونقل کے اخراجات ایسے اہم نہیں جو چنداں قابل توجہ ہوں۔ جدید طرز پر لاک بنانے کے لیے متعلقہ ضروری اشیاء

میں سب سے زیادہ اہم الکحل ہے۔ جیسا کہ اوپر صراحت کی گئی ہے۔ غیر معمولی طور سے
سستی دستیاب ہو جائیگی۔ چونکہ کاغذ سازی۔ وارنش سازی اور گراموفون کے
ریکارڈ بنانے میں لاک کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لیئے بغرض برآمدگی مال کی کمی
نہیں۔ خواہ اس ملک میں اس کی کثیر مقدار کاغذ وارنش سازی میں استعمال ہو سکتی ہے۔
متعلقہ ضروری شئے کی پیداوار ارزانی اور اعلیٰ درجہ کی لاک کی مانگ کی عظیم وسعت اس
صنعت کے چلانے میں بہترین اسباب ہیں +

دیاسلائی بنانے کا کام - یہ چوتھی صورت صنعت ہائے مندرجہ بالا سے
بالکل الگ ہے۔ اس امر کا یقین نہیں کہ اس ملک کے جنگلوں میں دیاسلائی کے
لیئے موزوں لکڑی دستیاب ہو۔ اگر ہو بھی تو اسقدر سستی دستیاب نہیں ہو سکتی
جیسا کہ سویڈن میں صنوبر کی لکڑی۔ علاوہ بریں تمام متفرقہ اشیا، مثلاً فاسفورس
سلفائڈ آف انٹیمونی (سرمہ اور گندھک کا مرکب) و گندھک سب کے سب
برآمد کرنا ہوں گے۔ یہ سب ہونے پر بھی تمام ملک کا دیاسلائی کا صرفہ انگلستان
کے کسی معقول کارخانہ کے تیار شدہ مال کے ایک جزوی حصہ سے بڑھ کر نہیں +

مذکرہ بالا چار مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ کس طرح ہر کارخانہ کو قایم کرنے
اور کامیابی کے ساتھ چلانے کی شرائط اور اسباب الگ اور مختلف ہیں +

پہلی صورت (الکحل سازی) میں گمان کامیابی میں کوئی شک نہیں +

دوسری صورت (کاغذ سازی) شرائط کامیابی سیدھی سادی ہے +
مگر بعض صنعتی امکانات کا سوچنا اور اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

تیسری صورت - لاک برآری میں شرائط کامیابی موجود ہیں۔ مگر چند فنونی
تفصیلات کا حل کرنا ضروری ہے +

چوتھی صورت - دیاسلائی مفید نتیجہ کا یقین دلاتی ہے۔

عمل متعلق قیام کارخانہ جات فنون معلومہ

کوئی نیا کارخانہ قایم کرنے کی غرض سے عملی کارروائی کرنے سے پیشتر متذکرہ بالا قسم کی اطلاعات حاصل کرنا چاہیئے چونکہ یہاں ایسے عہدہ دار نہیں ہیں۔ جو ہر فن کے مفصل مواد مطلوبہ جمع کرنے میں مشاق ہوں۔ اس لیئے ضروری اطلاعات متعلقہ آسانی سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ اور ہر حالت میں اس کے بہم دست کرنے میں کچھ وقت درکار ہے۔ بہر حال یہ فرض کرنے پر کہ ابتدائی معلومات تشفی بخش اور مخصوص نئے فنون طریقہ ہائے کار کے جھگڑے بھی نہیں ہیں۔ تب قیام کارخانہ کے لیئے یہ امر تصفیہ طلب رہ جاتا ہے۔ کہ کیا سرکار خود یہ کارخانے قائم کرے یا عوام میں سے کسی کو اجازت دے۔ یہ ایک مسئلہ مسلک سرکار ہے۔ اور تصفیہ کا زیادہ تر تعلق بھی سرکار سے ہے۔ ایسی صورت میں پیشتر تصفیہ کا انحصار اس امر پر ہے کہ کارخانہ مجوزہ کس قسم کا ہے۔ اور کاریگران (کام جاننے والے) اور کارکن اشخاص دستیاب ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کارخانہ میں کوئی ایسی چیز بننے والی ہے۔ جس پر محصول سرکار ہے۔ مثلاً (الکحل) تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا کارخانہ خود سرکار قائم کرے برخلاف اس کے اگر کوئی کارخانہ ایسی صنعت کا قائم ہونے والا ہو جس میں کثیر سرمایہ اور مخصوص معلومات کی ضرورت ہے۔ جو کہ سیمنٹ سازی۔ اور عوام میں سے کوئی کمپنی اس کام میں خاص تجربہ رکھتی ہو۔ لے اجازت قیام کارخانہ کی مستدعی ہوئی ہے۔ تو غالباً یہ بہتر ہوگا۔ کہ اجازت مستدعیہ عطا کی جائے ؞

باقی آیندہ

نوٹ: ہم محکمہ صنعت و حرفت پنجاب سے بھی خط و کتابت کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس محکمہ کے متعلق بھی جملہ معلومات رسالہ آئندہ میں ہدیہ ناظرین کرینگے کہ محکمہ کن کن مصنوعات میں اہل پنجاب کی دستگیری کر رہا

سٹابری یا اسٹابری

یہ پھل دراصل انگریزی ہے انگریز لوگ اس پھل کے حد درجہ کے شائق ہیں۔ وہ اسے کئی طرح استعمال کرتے ہیں۔ دودھ میں ملا کر اور جوش دیکر کھاتے ہیں۔ بعض پختہ اسٹابری کو ویسے ہی شوق سے کھاتے ہیں۔ یہ میوہ حد درجہ کا مفرح قلب اور سرد ہوتا ہے۔ انگریزوں کی یہ پھل ہندوستان میں من بھاتی غذا ہے۔ اکثر دفعہ جالندھر شہر میں پانچ روپیہ فی سیر کے حساب سے اسٹابری فروخت ہو چکی ہے۔ ذائقہ سٹابری کا شیریں لیکن کسی قدر ترشی مائل ہوتا ہے۔ خوشبو سٹابری کی نہایت پسند اور اچھی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ ایک ولائتی اور قیمتی میوہ ہے۔ اس لئے اہل یورپ نے اسے فروغ دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اس کی مختلف اقسام شمار کی گئی ہیں۔ جن کے مختلف نام تجویز کیے گئے ہیں۔ مثلاً برٹش کوئین۔ پرنس رائل۔ روزبری۔ الپائن سٹابری وغیرہ وغیرہ نام رکھے ہیں +

سٹابری عام طور پر پنجاب میں کاشت ہوتی ہے۔ اسکے لیے جالندھر شہر اور چھاؤنی جالندھر کی اراضیات خاص صلاحیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر رسالہ مزارع کا ارادہ ہے۔ کہ اس سال سرکاری فارم جالندھر سے کچھ اراضی ٹھیکہ پر لیکر کام شروع کیا جائے۔ اور اس کاشت کے نفع اور نقصان کی تفصیل معلوم کی جائے۔

ہمارا ارادہ ایک ایکڑ رقبہ میں سٹابری لگوانیکا ہے۔ ہم اس رقبہ کے خرچ اور آمد کی مفصل تفصیل شائع کریں گے۔ اس پھل کے فروخت کرنیکے متعلق ضروری ہدایات شائع کیجائینگی۔ براہ مہربانی جو احباب اس کاشت کا ارادہ فرماتے ہوں وہ دفتر مزارع سے اس کے متعلق کچھ ضروری معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ نیز تعداد

رقبہ کی اطلاع دفتر مزارع میں دینی ضروری ہوگی۔ علاوہ ہم بذریعہ رسالہ مزارع انگریز صاحبان کی خدمت میں مال کی بہم رسانی کی اطلاع عرض کرینگے۔ تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ اس پھل کی کسقدر مقدار درکار ہے۔ اور اس کی عمدہ کاشت اور عمدہ فروخت سے کسقدر فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے +

سٹابری ایک ایسا پودا ہے۔ کہ جو پنیری کے ذریعہ تیار ہوتا ہے۔ بیج سے بھی پنیری تیار کی جاسکتی ہے۔ ویسے پنیری بقیمت بھی مل سکتی ہے۔ چھاؤنی کے باغات میں اکثر باغبان اس کی پنیری فروخت کر دیتے ہیں۔ سال آیندہ سے انشاء اللہ ہم بھی پنیری کی ضرورت کو رفع کرسکیں گے۔ امسال آٹھ یا نو کنال جو ایکڑ کے مطابق رقبہ ہوتا ہے سٹابری کاشت کرنیکا ارادہ ہے +

موسم کاشت اور سیرابی فصل ماہ ستمبر میں زمین کا رقبہ سٹابری کے لیئے درست کرنا شروع کر دیا جاتا ہے۔ اور اگیتری اسٹابری اخیر ستمبر یا شروع اکتوبر میں لگا دیجاتی ہے۔ اس فصل کو پانی کی بڑی ضرورت رہتی ہے۔ ابتداء سے لیکر اخیر تک جب تک کہ پھل پختگی پر نہ آوے پانی کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے +

کھاد سٹابری کے لیئے نہایت عمدہ کھاد گلا ہوا درکار ہے۔ ایسی کھاد نہیں چاہیئے۔ کہ جس کو دیمک لگ جائے۔ غرضیکہ بوسیدہ کھاد یا گلی سڑی پتی کا کھاد نہایت عمدہ ہوتا ہے +

تیاری زمین ۔ زمین ایسے تیار کرنی چاہیئے کہ بالکل سرمہ کے موافق ہو جائے کوئی روڑا کنکر نظر نہ آئے۔ پھر زمین کی آلین کنگھی نما طریق پر بنانی ضروری ہیں جسکا نمونہ حسب ذیل ہے۔ تاکہ پھل کی چنائی میں آسانی ہو:-

پانی

آڈ
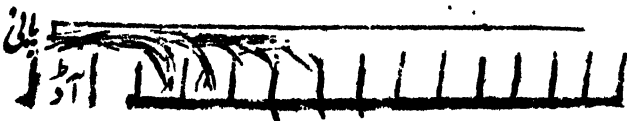
طریق کاشت } میعاد کاشت سے سوائے ایک مہینہ پہلے زمین میں کھاد ڈالنی چاہئے جتنی دفعہ زیادہ ہل چلیگا اتنا ہی اس فصل کا زیادہ فائدہ ہوگا۔
غرضیکہ پانچ چھ دفعہ ہل یا ہی دیسی ہل سے ضروری ہے۔ دو تین دفعہ ولائیتی ہل سے زمین کو آراستہ کرنا چاہیئے۔ جب زمین ماہ ستمبر میں تیار ہو جائے تو شروع اکتوبر میں ہر اک میڈھ پر چار چار یا پانچ پانچ پودے جو پنیری کے ہوں لگا دینے چاہئیں بعد لگا دینے پنیری کے پانی فوراً دینا چاہیئے۔ دوسرا پانی دو دن کے بعد تیسرا پانی چار یوم کے بعد حسب ضرورت موسم اور حالات زمین کے پانی سے سیراب رکھنا ضروری ہے +

نلائی یا گڈائی } یہ پودہ زیادہ گڈائی کا خواہاں ہے۔ اس کے کھیت میں کہیں گھاس پھوس نظر نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ دیگر اشیا اس کی نشو ونما میں سخت مضر ثابت ہوئی ہیں۔ اس لیئے اس کی پنیری کی جڑائی کے بعد ہفتہ عشرہ تک ہی جبکہ سبز گھاس زمین سے برامد ہو فوراً نلائی یعنی گوڈائی کر دینی ضروری ہے +

میعاد کاشت ۔ اس کاشت کا وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ اخیر ستمبر سے اخیر اکتوبر تک۔ بعض اصحاب شروع نومبر یا ۱۵ نومبر تک اسے کاشت کر دیتے ہیں۔ لیکن جو کچھ کہ منافع اگیتری فصل کا نکلتا ہے۔ وہ اور کسی فصل کا نہیں۔ شہر جالندھر میں اکثر روسی وٹ اقوام کے افراد اسکی زیادہ کاشت کرتے ہیں۔ اور معقول فواید اٹھاتے ہیں۔ بعض اوقات ژالہ باری سے اس فصل کو سخت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ لیکن بیوپاری آدمی ایسے نفع اور نقصان جیسے ذرایع کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کا پھل تقریباً اخیر جنوری اور شروع فروری میں برامد ہو کر قابل ذائقہ ہو سکتا ہے +

تصویر اسٹابری

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری ہندوستان

یہ امر طے ہو چکا ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز ولی عہد ہندوستان ماہ نومبر میں ہندوستان تشریف لائیں گے۔ حضور ممدوح ہندوستان کے بیس پچیس شہروں میں جس میں حیدرآباد دکن اور جالندھر شہر دونوں شامل ہیں۔ ان ہر دو مقامات کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے افتخار بخشیں گے۔ حضور ممدوح کی تشریف آوری کے لیے حیدرآباد دکن میں ایک وسیع پیمانہ پر انتظامات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز دام اقبالہٗ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمان خسروی کے مطابق حضور پرنس آف ویلز بہادر کی رونق افروزی حیدرآباد کے انتظامات سے متعلق ایک استقبال کمیٹی بصدارت مسٹر حیدری صدر المہام فینانس وبہ معتمدی نواب مہدی جنگ بہادر معتمد سیاسیات قایم کی گئی ہے۔ جس کے اراکین میں نواب سر فریدوں

بہادر صدر المہام اختصاصی نواب سر افسر الملک بہادر۔ نواب نظامت جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات۔ نواب تلاوت جنگ بہادر صدر المہام تعمیرات۔ مولوی سید احمد علی صاحب معتمد تعمیرات۔ مولوی کرامت اللہ صاحب چیف انجینیر۔ کرنل بابا جیون سنگھ صاحب ناظم طبابت۔ مولوی محمد علی صاحب ناظم کوتوالی۔ مسٹر گوڈ ناظم خفیہ پولیس۔ مسٹر ڈینکٹ راما نڈی کوتوال بلدہ۔ نواب ناظر جنگ بہادر۔ مسٹر ڈکینفیلڈ معتمد صنعت وحرفت۔ مسٹر گیسٹین ناظم دار الضرب صاحبان منتخب ہوئے ہیں۔ کمیٹی مذکور اپنی تجاویز اعلیٰ حضرت معظم کی بارگاہ عالیہ میں پیش کریگی +

جالندھر شہر میں اگر حضور والا تشریف لائے اور یقیناً لائیں گے۔ تو رسالہ مزارع کا ایڈیٹر پنجابی زمینداروں کی طرف سے ایک ہدیہ تہنیت پیشکش کریگا جس میں زمینداران پنجاب پر مراحم خسروانہ سلطنت انگلشیہ کے متعلق عنایات عالیہ کو پیش کیا جائیگا۔ اور اس کے علاوہ پانچ انعامی التجائیں بھی پیش ہونگی جن کا سطح طرح حسب ذیل ہوگا:۔

برطانیہ نظام کو واپس برار دے

یہ التماس زمینداروں کی سب سے بڑھکر اس بنا پر ہے کہ شاہ دکن سب سے بڑے ہندوستان میں زمیندار ہیں۔ اگر صوبہ برار واپس عطا ہو جائے تو علاقہ برار میں نہایت اعلیٰ کپاس پیدا ہو سکتی ہے۔ جہاں عمدہ اقسام کی میشینری نصب کر کے عمدہ اقسام کی ململ اور لٹھہ وغیرہ وغیرہ اشیائے پوشیدنی تیار ہو سکتی ہیں +

امید ہے کہ کمیٹی استقبالیہ حیدرآباد دکن مسئلہ برار کی واپسی کا نہایت مودبانہ اور دلکش پیرایہ میں مطالبہ کریگی۔ امید ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں اور ہندوؤں کی دعائیں ان کی کامیابی کیلئے شامل حال ہونگی۔ اور ہماری یہی دل سے دعا ہے کہ خداوند عالم اپنے فضل وکرم سے ع

برطانیہ نظام کو واپس برار دے

آمین ثم آمین

مسئلہ خرید و فروخت اراضیات

و کارروائی انسداد مقدمات زمینداران

خرید و فروخت اراضیات کے مسئلہ میں اکثر زمیندار چالاک دلالوں کے ہاتھ میں آکر بہت معمولی قیمتوں پر اپنی اپنی زمینیں انتقال کر دیتے ہیں۔ اس لیے کارپردازان رسالہ مزارع نے کہ جنہیں زمینداران ملک سے حقیقی ہمدردی ہے اس کام میں ان کا ہاتھ بٹانے کا ارادہ کیا ہے۔ اگر ناظرین مزارع اس مسئلہ کو پسند فرمائیں تو کام شروع کر دیا جائے*

ہر ایک صاحب جو اپنی زمین یا کسی مکان کا انتقال فرمانا چاہتے ہوں۔ اور معقول قیمت نہ ملتی ہو وہ اصحاب ایڈیٹر رسالہ مزارع کو اطلاع بخشیں۔ اور نیز اپنی رائے عالیہ سے بھی کہ وہ اس معلومہ شے کو کسقدر قیمت پر فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

خواہشمندان اراضی کہ جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے موافق خرید اراضیات کا کامل اشتیاق رکھتے ہوں۔ دفتر رسالہ مزارع میں تعداد رقبہ اور اپنے ارادہ خریداری سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کی خواہش کے موافق کام شروع کیا جائے۔ کمیشن نہایت واجبی اور مناسب مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ کسی صاحب کو دشوار معلوم نہ ہو۔ امید ہے کہ اہل ضرورت اصحاب اور دیہاتی زمیندار ضرور متوجہ ہوں گے*

ہمارا ارادہ ہے کہ ہم زمیندارہ بنکوں کے ذریعہ عام طور پر پنچایتی کمیٹیوں کا کام لیکر پنچایتی مقدمات میں جو سرکاری ہدایات کے موافق مرتب ہوں عملدرآمد شروع کرائیں۔ آجکل جو کچھ کہ زمینداروں کی درگت سرکاری عدالتوں میں بعض بعض راشی اہلکاروں بد دیانت اور خائن ایجنٹوں اور دھوکہ باز وکیلوں کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ پس ضرورت ہے کہ آجکل کے عدالتی اخراجات سے زمینداروں کو بچانیکی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور اسکے متعلق قابل اور معاملہ فہم مدبرین کی آرا کو جمع کیا جائے اور دوسرے نمبر رسالہ مزارع میں شائع کیا جائے جبکہ جمہور ناظرین کا اتفاق ہوا تو بعد اس کے کام شروع کر دیا جاوے گا*

مزارع کی زرعی شاعری

عہدِ ماضی پہ ذرا ہند کے کیجے تو نگاہ　　گردشِ چرخ سے رہتے تھے زمیندار تباہ
کچھ زر و مال نہ تھا پاس بجز نالہ و آہ　　تھے جو حکام مخالف تو مہاجن بدخواہ

ڈر سے اعداء کے یہ تھرّاتے چھپے رہتے تھے
رات دن رنج و غم ظلم و ستم سہتے تھے

آہ ماضی کا ہے کس درجہ بُرا نظارا　　لوٹ لیتے تھے مہاجن ہی اساسہ سارا
قرض کے بوجھ سے ہوتا ہی تھا چھٹکارا　　مخلصی دیکے زمیں پاتا تھا یہ بیچارا

ایک پر قلّاش ہوا کرتا تھا زردار نہ تھا
اک قلی ہوتا تھا بیچارہ زمیندار نہ تھا

بینک کھلنے سے زمیندار ہوئے ہیں اب شاد　　سب کو سرکاری خزانے سے ہی ملتی امداد
سبکو قانونِ اراضی نے کیا ہے آباد　　چین سے سب ہیں زمیندار اور انکی اولاد

ملکیت جانیکا اب خواب میں کھٹکا نہ رہا
زرِ امداد سے اک کام بھی اٹکا نہ رہا

کا ہلی ہوتی تھی پہلے تو رہینِ عادات　　مینہ برسنے پہ گزر ہوتی تھی اسکی اوقات
کاشت ہوتی تھی جو بھولی تھی کمیں برسات　　خشک سالی کی شکایات تھیں لب پر دن رات

کرم و لطف پہ مائل جو نہی سرکار ہوئی
ہر طرف ملک میں انہار کی بھرمار ہوئی

کی ہیں سرکار نے اب ملک میں نہریں جاری　　جنسے ہر کھیت کی سرسبز ہے یہ پانی ساری
ہوگئی دور سب افلاس کی سب بیماری　　کیسا احسان ہے سرکار کا ہم پر بھاری

کردیا سب کو نہال آج مربعے دیکر

یا خدا زندہ رہیں تا بقیامت افسر

تمل کرکے زمینوں کو زمینیں بنالیں — پہلے بنجر جو پڑی تھیں اب اچھی ہوئیں
کاشت اک نہر سے کی نیسارا دہ نہیں — اپنی مرضی سے مگر جبر ذرا اسمیں نہیں

یہی تدبیر ترقی کی معاون ہوگی
شب زمینداروں کی اب پیشرو دن ہوگی

ا سے آگیا اب ہاتھ ذریعہ کیسا — یاں سے واں جلد پہنچ جاتا ہے غلہ کیسا
ا رام ہے اس عہد میں کیسا کیسا — ہاتھ روڑوں کی طرح آتا ہے پیسا کیسا

پل بنے ریل بنی نہریں نئیں راہ بنے
پہلے مفلس تھے زمیندار یہ اب شاہ بنے

ے بنائے ہیں سکھانے کے لیے — ہل چلانے کیلئے بونے بوانیکے لیے
یہ خرمن ہو اڑانے کے لئے — تا کہ غلے کی ہو افراط زمانے کے لیئے

ملک میں فن زراعت کے بنا کر کالج
دست و بازوئے جہالت پہ گرایا فالج

مت کی کسانوں پہ مراعاتیں ہیں — مہربانی ہے مروت ہے عنایاتیں ہیں
ن کہتا ہے کہ یہ بات فقط باتیں ہیں — ورد سب دفع ہیں اور دور سب آفاتیں ہیں

فیض سرکار برستا ہے گھٹائیں بنکر
سالن بھی آئیں تو آتی ہیں دعائیں بنکر

ض حکومت جو ہوا زیب چمن — ڈھل گئے حسن کے سانچے میں گل و سرو چمن
پھلنے لگے لالہ و چنبیلی و سوسن — آگیا ہر شجر و برگ پہ کیسا جوبن

کیوں نہ پھر اسکو عنایات حکومت کہیئے
اپنی نادار رعایا سے محبت کہیئے

مزارع کی انعامی کتب اور انعامی رسالے

رسالہ جدید اصول کاشت کپاس۔ فی زمانہ کپاس کی ترقی اس کی زراعت اور تجارت کی کامیابی محتاجِ بیان نہیں۔ یہ ایک سو صفحہ کا رسالہ ہے جس میں کپاس کی کاشت سے تجارت تک بیحد مفید اور نایاب معلومات جمع کی گئی ہیں جس سے ہندوستانی کاشتکار ولائتی کاشتکاران کے مقابلہ میں اپنی موجودہ کمترین اور ناقص زمین سے جو گھٹیا اور بے چکنی کپاس پیدا کر سکیں جس سے ہزاروں اور لاکھوں روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ قیمت فقط آٹھ آنہ مقرر ہے + دفتر مزارع جالندھر شہر سے طلب فرمائیں + اے ادارہ رواں جادۂ امکاں بڑھے چلو + سمت یہ کہہ رہی ہے کہ ہاں ہاں بڑھے

مجربات شاہی۔ شاہان اودھ کے خاص شاہی نسخہ جات اور مقوی جوارشات کہ جو اعلیٰ درجہ کی مقوی اور سبھی ہیں معہ را نواب صاحب اور نامور حکیم تک نسخہ کے ساتھ مندرج ہے امید ہے کہ شائقین اس شاہی کتاب سے استفادہ اٹھائیں گے اور عام بازاری اشتہار بازی کے دام تزویر میں نہیں پھنسیں گے۔ قیمت فقط آٹھ آنہ +

رسالہ راز قدرت! یہ رسالہ عالیجناب میر محبوب علیخاں بہادر مرحوم و مغفور کے نام نامی پر معنون کر کے شائع کیا تھا اس رسالہ راز قدرت میں علوم فلکی کے کارآمد نکات انسانی کشف و کرامات کے حالات عملیات اور اسمائے الٰہی کے تاثرات اور ان کی علمی خوبیوں اور باریکیوں کو نہایت عام فہم طریقہ میں تحریر کیا گیا ہے۔ کہ جس سے ہر ایک شخص اپنے مدعائے دلی میں پورے طور پر کامیاب ہو سکے۔ قیمت رسالہ فقط ایک روپیہ مقرر ہے +

تقدیر کی تصویر۔ یہ ایک کتاب علم رمل کی سولہ شکلوں کے موافق تیار ہوئی ہے جس میں سولہ سوالوں کے موافق سولہ جوابات تحریر ہیں یہ ایک انگریزی رسالہ کا ترجمہ ہے۔ جسے افلاطون ٹیبل کہا جاتا ہے سنا گیا ہے کہ نپولین بوناپارٹ کا اس پر بیحد اعتقاد تھا۔ قیمت رسالہ چار آنہ +

نو ایجاد کاپی ہائے خوشنویسی۔ یہ کاپیاں قدیم فن خوشنویسی کے اصول قواعد بندی کے لحاظ سے تیار کی گئی تھیں ان کاپیوں کو پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی میں اسی امید پر پیش کیا گیا کہ موجودہ کاپی ہائے خوشخطی کسی اصول اور قواعد کے ماتحت تیار نہیں ہیں۔ اسلئے ان باقاعدہ کاپیوں کو برائے تعلیم فن خوشنویسی رائج فرمایا جاوے۔ لیکن افسوس کہ کمیٹی نے ان کاپیوں کو نامنظور فرمایا۔ اب مروجہ موجودہ کاپی ہائے خوشخطی کی نسبت عرض ہے۔ کہ موجودہ اور مروجہ کاپیاں کسی سکول کی تیار کردہ ہیں۔ مگر یہ کاپیاں ایک خوشنویس کی لکھی ہوئی ہیں۔ اس سلئے اصول اور قواعد کے موافق ہیں۔ ہمارے بچے انہیں سے بچے علما خوشنویس بن سکتے ہیں۔ قیمت فی سٹ ۸ معہ ۔ فی کاپی ۱ معہ دفتر مزارع جالندھر شہر سے طلب فرمائیں